ماہنامہ

# نقیبِ ختمِ نبوّت

ملتان

02 فروری 2026ء | شعبان المعظم رمضان المبارک 1447ھ

عزم وہمت اور صبر و استقامت کے

96 سال

- سُلگتا بلوچستان
- 15 مارچ یوم تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
- غزہ......اور خاموش دنیا
- مشاجرات صحابہ پر ایک عجیب کلام
- منقبت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
- نقشہ برائے ادائیگی زکوٰۃ

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

یادگار: مجددِ بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ
امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

# مدرسہ معمورہ

بانی: ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ

# MADRSAH MAMURAH

DAR-E-BANI HASHIM, MEHRBAN COLONY,
MULTAN.(PAKISTAN)

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
0300-6326621
061 - 4511961
قائم شدہ: 28 نومبر 1961ء

مکرم ومحترم جناب　　　　　　　　　　　　السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ مع الخیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جملہ شرور وفتن سے محفوظ فرمائیں، صحت وسلامتی عطاء فرمائیں اور دنیا وآخرت میں اپنی رضا نصیب فرمائیں۔ (آمین)

**''مدرسہ معمورہ'' ملتان** حضرت امیرِ شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی یادگار ہے۔ جسے حضرت کے سالِ وفات 1961ء میں آپ کے فرزندِ ارجمند حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ نے قائم فرمایا۔ الحمدللہ! اس دینی ادارے میں وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق حفظِ قرآن، تعلیم حدیث وفقہ اور دین کی اشاعت وتبلیغ کا کام جاری ہے۔ اب تک تین ہزار سے زائد طلباء وطالبات حفظِ قرآن کی نعمت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔

**''جامعہ بستانِ عائشہ''** 1990ء میں جامعہ بستانِ عائشہ قائم کر کے بچیوں کی تعلیم کا آغاز کیا گیا جس میں وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق حفظ قرآن، درس نظامی، میٹرک اور تعلیم بالغاں کے شعبوں میں پانچ سو طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ نے اپنا رہائشی مکان مدرسہ کے لیے وقف کیا جس پر جامعہ بستانِ عائشہ کی تعمیر کی گئی۔ چار نئی درس گاہوں کی تعمیر (30,00,000) تیس لاکھ روپے کی خطیر رقم سے مکمل کی گئی ہے جبکہ سولر سسٹم کی تنصیب باقی ہے۔ جس پر تیس (30,00000) لاکھ روپے خرچ ہوں گے

**مدرسہ کا ماہانہ خرچ** 25 لاکھ سے متجاوز ہے اور سالانہ بجٹ تقریباً (300,00,000) تین کروڑ روپے ہے۔

★ رہائشی طلباء کے طعام پر سالانہ 1500 من گندم خرچ ہوتی ہے۔

طلباء کو درسی کتب، خوراک، لباس، علاج، ماہانہ وظائف مدرسہ فراہم کرتا ہے۔ تعمیرات کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔

**تعمیر جدید** الحمدللہ 2019ء میں مدرسہ معمورہ کے بیسمنٹ ہال، دار القرآن، دفاتر اور لائبریری کی تعمیر جدید ایک کروڑ پچھتر لاکھ روپے سے مکمل ہو چکی ہے۔ مستقبل میں مزید درس گاہوں، دار الحدیث، دار الاقامہ پر مشتمل نئی عمارت کی تعمیر باقی ہے۔ جس کا تخمینہ تقریباً چھے کروڑ روپے سے متجاوز ہے۔

**ایک درس گاہ** کی تعمیر پر تقریباً ( 15,00,000) پندرہ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ ایک کمرہ کی تعمیر اپنے ذمے لے کر صدقۂ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔

**مسجد ختم نبوت** مسجد ختم نبوت دار بنی ہاشم ملتان میں سولر سسٹم کی تنصیب پر تقریباً پچاس لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی زکوٰۃ وصدقات، فطرانہ، عشر اور عطیات مدرسہ معمورہ کو عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کو قبول فرمائے اور اس صدقۂ جاریہ کا بیش بہا اجر آپ کو عطا فرمائے۔ (آمین)

★ آپ پہلے بھی تعاون فرماتے ہیں مگر شدید مہنگائی اور مشکلات کا تقاضا ہے کہ اس مرتبہ زیادہ توجہ اور تعاون میں اضافہ فرمائیں۔

اُمید ہے، آپ اس خالص دینی درخواست کو قبول فرمائیں گے۔ تعاون آپ فرمائیں، دعا ہم کریں گے اور اجر اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیں گے۔

**ترسیل زر کے لیے** حکومت کی مدارس دشمن پالیسیوں کے تحت کئی مدارس کے بنک اکاؤنٹ بند کر دیے گئے ہیں۔ مدرسہ معمورہ کا اکاؤنٹ بھی بند کر دیا ہے۔ تعاون کے لیے آپ مہتمم مدرسہ سے براہ راست رابطہ فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام، آپ کا دعا گو
سید محمد کفیل بخاری
★ مہتمم: مدرسہ معمورہ، ملتان
رابطہ: 0300-6326621

بیاد

حضرۃ امیرِ شریعت، سیدالاحرار

سیّد عطاء اللّٰہ شاہ بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ

بانی و امیرِ اوّل مجلس احرار اسلام

ماہنامہ

# نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان

بانی

ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ

مولانا سیّد عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ

Regd.M.NO.32 | شمارہ 02 | جلد 37

فروری 2026ء | شعبان المعظم رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ



**بفیضانِ نظر**

جانشینِ امیرِ شریعت، امام الاحرار حضرۃ مولانا

سیّد ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ

خواجہ خواجگان حضرۃ مولانا خان محمدّ رحمۃ اللّٰہ علیہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ مولانا سیّد عطاء المؤمن بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ پیرجی سیّد عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ

**زیرِ سرپرستی**

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ

(مسند نشین خانقاہ سراجیہ)

سرپرست شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

جناب پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب

جناب ملک محمدّ یوسف صاحب

مُدیرِ مسئول : سیّد محمدّ کفیل بخاری

**رفقاءِ فکر**

عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، ڈاکٹر محمد عمر فاروق، میاں محمدّ اویس

سیّد عطاء المنّان بخاری، ڈاکٹر محمدّ آصف، مولانا تنویر الحسن احرار

منتظم ترسیلات : محمد فیصل اشفاق، احمد علی

رابطہ 0304-2265485



**زرِ تعاون سالانہ**

اندرونِ ملک —— =/600 روپے

بیرونِ ملک —— =/9000 روپے

فی شمارہ —— =/50 روپے



رابطہ : دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

www.ahrar.org.pk kafeel.bukhari@gmail.com

majlisahrar@hotmail.com majlisahrar@yahoo.com



## شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوّۃ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت : دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان — ناشر : سیّد محمدّ کفیل بخاری — طابع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان

ترسیل زر بنام ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان اکاؤنٹ نمبر یو بی ایل 0278-1005278 ایم ڈی اے چوک ملتان

# تشکیل


| | | | |
|---|---|---|---|
| اداریہ | سُلگتا بلوچستان | سید محمد کفیل بخاری | 3 |
| شذرہ | 15 مارچ یوم تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم | سید عطاء المنان بخاری | 5 |
| افکار | غزہ......اور خاموش دنیا | .مسعود ابدالی | 9 |
| دین و دانش | نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کیوں؟ (قسط نمبر 19) | القاضی عبدالجبار ترجمہ: صبیح ہمدانی | 13 |
| // | الجواهر السنية فی السيرة النبوية (قسط نمبر 11) | محمد بن احمد الفاسی<br>مترجم: ڈاکٹر ضیاء الحق قمر | 17 |
| // | مشاجرات صحابہ پر ایک عجیب کلام | حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ | 21 |
| // | احکام و مسائل رمضان المبارک | حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ | 22 |
| // | نقشہ برائے ادائیگی زکوٰۃ | مولانا اعجاز صمدانی | 26 |
| // | اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا | علامہ محمد عبداللہ | 28 |
| ادب | منقبت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا | یونس تحسین | 30 |
| خطاب | مقام ختم نبوت و مقام صحابہ رضی اللہ عنہم (آخری قسط) | مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ | 31 |
| // | سیرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (قسط نمبر: 4) | مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ | 35 |
| آپ بیتی | محاذ ختم نبوت پر گزرے وقت کی یادیں (قسط نمبر: 15) | مولانا محمد مغیرہ | 40 |
| منہج دعوت | اسلام کا نظامِ دعوت و تبلیغ | ڈاکٹر محمد آصف | 47 |
| حسن انتقاد | تبصرہ کتب | مبصر: مفتی نجم الحق | 54 |
| اخبار الاحرار | مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں | ادارہ | 55 |
| تراجیم | مسافران آخرت | ادارہ | 64 |


★......★......★

دل کی بات　　سید محمد کفیل بخاری

# سُلگتا بلوچستان

گزشتہ دنوں بلوچستان کے 12 شہروں میں ایک ہی روز دہشت گردی کے خوفناک واقعات پیش آئے۔ یوں تو نصف صدی سے بلوچستان میں امن وامان، ریاستی رٹ کے قیام اور عدم استحکام کے مسائل درپیش ہیں۔ لیکن اب اس بدامنی کی شدت بڑھتی جارہی ہے۔ 31/جنوری 2026ء کو ہونے والی دہشت گردی کی شدت بہت زیادہ تھی۔ دہشت گردوں نے سرکاری تنصیبات کو نشانہ بنایا، بینکوں پر حملے کر کے لوٹ مار کی گئی۔ فائرنگ اور دھماکوں کے ذریعے صوبہ بھر میں شدید خوف وہراس پھیلایا گیا۔ ناقابلِ فہم ہے کہ یہ دہشت گرد ان ظالمانہ حرکتوں سے کس قسم کا انقلاب اور کس طرز کی قومی آزادی قائم کرنا چاہ رہے ہیں۔

دہشت گردوں کے حالیہ حملوں کے اہداف پولیس سٹیشنز، پیراملٹری تنصیبات، ہائی سیکیورٹی جیل، بینک اور دیگر سیکیورٹی ادارے تھے۔ ان حملوں میں 50 سے زائد شہری اور سیکیورٹی اہل کار شہید ہوئے جبکہ 100 سے زائد دہشت گرد ہلاک ہوئے۔ اگرچہ سیکیورٹی ودفاعی اداروں نے ان حملوں کو ناکام بنادیا ہے اور حملہ آوروں کو ہلاک کر کے بظاہر حالات پر قابو پالیا ہے۔ لیکن یہ کوئی مستقبل حل نہیں۔ وزیر اعظم شہباز شریف اور وزیر داخلہ محسن نقوی نے حملوں کو فتنۂ ہندوستان قرار دیا ہے۔ حکومتی بیانیے میں کہا گیا ہے کہ کالعدم تنظیم بی ایل اے بھارتی حمایت یافتہ ہے۔ یہ علیحدگی پسند تحریک ملک دشمن ہے جسے بیرونی دشمن کی مکمل حمایت اور مدد حاصل ہے۔

ممتاز تجزیہ نگار اور صحافی حامد میر کے بقول اسرائیل کی بلوچستان میں مداخلت کا بھانڈا تو ٹائمز آف اسرائیل نے پھوڑ دیا اور انکشاف کیا ہے کہ

''اسرائیل بلوچستان میں بدامنی پھیلا کر وہاں سے ایران میں گڑبڑ پھیلانا چاہتا ہے۔ بلوچ علیحدگی پسندوں کو اب چھوٹے ڈرون بھی فراہم کیے جارہے ہیں''

تجزیہ نگاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ: ''امریکہ'' بگرام'' ائربیس پر دوبارہ قبضے کی بجائے ''تیراہ'' میں ائیر بیس بنانے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ یہ بات واقعاتی طور پر کتنی غلط ہے اس کا انحصار خطے کے آئندہ حالات پر ہے۔ لیکن بعض قرائن یہ بھی بتاتے ہیں کہ امریکہ کی حریصانہ نظریں بلوچستان پر بھی ٹکی ہوئی ہیں۔ دنیا میں جہاں بھی

معدنیات کے ذخائر موجود ہیں، امریکہ وہاں مداخلت کرتا ہے اور امن قائم نہیں ہونے دیتا۔ ابھی حال ہی میں وینزویلا کے صدر اور اُن کی اہلیہ کو اغوا کر کے ان کے صدارتی محل سے اٹھا کر لے جانا بین الاقوامی قانون کے ساتھ سنگین مذاق ہے۔ اس عمل کو کھلی بدمعاشی کے سوا کوئی اور نام نہیں دیا جا سکتا۔ وینزویلا کی معدنیات خصوصاً پیٹرول پر امریکی رال ٹپک رہی ہے اور اب کی بار امریکی سیاست گروں نے اپنی حرص و ہوس کو آزادی، جمہوریت یا روشن خیالی جیسے کسی بظاہر خوشنما لبادے میں چھپانے کی بھی کوشش نہیں کی۔ گویا بات اب رفو کرنے کے قابل نہیں رہی۔ ٹرمپ صاحب کھلم کھلا کہتے ہیں وینزویلا کے پاس تیل ہے اور ہم اسے اپنی ملکیت اور اپنا حق سمجھتے ہیں۔

بلوچستان معدنیات سے بھر پور اور مالا مال خطہ ہے۔ چنانچہ یہاں شروع سے امن و امان کا مسئلہ پیدا کر کے حالات خراب کیے گئے۔ عالمی استعمار نے علیحدگی پسند دہشت گردوں، شدت پسندوں اور وطن مخالف قوتوں کی ہمیشہ مدد اور حوصلہ افزائی کی ہے۔ خاص طور پر بھارت اپنی حالیہ شکست و ذلت کا انتقام لینے کی کوشش کر رہا ہے۔

اگر ایران امریکہ حالیہ کشیدگی اور اسرائیل کی دھمکیوں کا جائزہ لیا جائے تو خطے کی صورت حال سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں رہتی۔ امریکہ چہیتے بیٹے کی طرح اسرائیل کو پال رہا ہے۔ غزہ امن بورڈ کے قیام اور معاہدوں کے دوران بھی اسرائیل غزہ کے مظلوم فلسطینیوں پر بم گرانے میں کوئی وقفہ نہیں آیا اور امن معاہدوں کے باوجود روزانہ مظلوم فلسطینیوں کی شہادتوں کی خبریں بہرے کانوں پر دستک بن کر رائیگاں ہوتی رہیں۔ صدر ٹرمپ نے اسرائیل کی حوصلہ افزائی ترک نہیں کی اور ہم نے ٹرمپ کی مدح سرائی میں سانس لینے کا بھی وقفہ نہیں کیا۔ اب اگر امریکہ ایران پر حملہ آور ہوتا ہے تو اسرائیلی بھی امریکہ کا حلیف بن کر حملہ کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ خدانخواستہ امریکہ ایران جنگ ہوتی ہے تو اسرائیل پاکستان کو بھی ٹارگٹ کر سکتا ہے اور بلوچستان کے موجودہ حالات اس کی واضح سناؤنی دے رہے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اور ریاستی ادارے تمام سیاسی جماعتوں اور قومی نمائندوں کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ متفقہ مؤقف اختیار کریں۔ ملک میں قیامِ امن کے لیے تمام تدابیر اور کوششیں بروئے کار لا کر ملکی سلامتی کو یقینی بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے اور امن و سلامتی عطاء فرمائے۔

☆......☆......☆

سید عطاء المنان بخاری

# 15 مارچ یوم تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

عام طور پر ہم میڈیا کی دنیا میں ''اسلاموفوبیا'' کا نام سنتے اور پڑھتے ہیں۔ دراصل اسلام دشمن قوتیں اس لفظ سے غیر مسلموں میں دین اسلام کے خلاف نفرت پیدا کرتی ہیں۔ اور اس سے ''اسلامی تہذیب سے ڈرنا''، ''اسلام سے بے پناہ خوف'' جیسے معنی اور مفہوم لیے جاتے ہیں۔ ان کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کو عام کرنا، دین اسلام جیسے پر امن دین اور اس کے ماننے والوں کو دہشت گردی کا استعارہ بنانا ہے۔ جو کہ ایک منظم منصوبہ بندی اور سوچی سمجھی سازش ہے۔ جس کے نتیجہ میں آج کا نوجوان دین اسلام اور مسلمانوں سے خوف زدہ اور متنفر ہو رہا ہے۔ آج سے چار سال قبل اقوام متحدہ میں 15 مارچ کو ''اسلاموفوبیا ڈے'' منانے کی قرارداد منظور کی گئی اور اس دن کو اسلاموفوبیا کے سدباب کا دن قرار دیا گیا۔

حکومت پاکستان کی جانب سے گزشتہ برس 13 مارچ کو اعلان کیا گیا کہ 15 مارچ 2025 کو ''یوم تحفظ ناموس رسالت'' کے طور پر منایا جائے گا۔ حکومت کے اس اقدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا گیا اور مجلس احرار اسلام سمیت تمام مذہبی جماعتوں نے اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے ملک بھر میں اجتماعات، سیمینارز اور تعلیمی اداروں میں سیشنز منعقد کیے۔ جبکہ پبلک مقامات پر ''ناموس رسالت آگاہی کیمپس'' لگائے۔

اب اس دن کو منانا اور ناموس رسالت کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور اس آواز کو بلند کرنا ہر پاکستانی مسلمان کے لیے پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔

مجلس احرار اسلام اس سال بھی 15 مارچ 2026ء کو ملک بھر میں ''یوم تحفظ ناموس رسالت'' پورے جوش و جذبے سے منانے کا اعلان کرتی ہے۔ اس لیے کہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت سے ہم معزز ہیں۔

مجلس احرار اسلام کی تمام ماتحت شاخیں اور شعبہ تبلیغ کے ذمہ داران و مبلغین مارچ کے مہینہ میں یوم تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے اجتماعات، سیمینارز، آگاہی پروگرام اور آگاہی کیمپس ضرور لگائیں۔

☆......☆......☆

## عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا حکم قرآن کریم سورۃ الفتح آیت 9 میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دیا ہے۔ اور اس تعظیم کا حق صحابہ کرام نے ادا کیا۔ صحابہ وہ تھے جنہیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب غیرت آتی تھی۔ جنہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا احتمال بھی تڑپا دیتا تھا۔ شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین تو دور کی بات رُخ انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ناگواری جو بات لائے صحابہ اس پر تلملا اٹھتے تھے۔ سیدنا عمر

رضی اللہ عنہ ایک خاص ادا سے فرماتے کہ اجازت ہو تو اس (غمگین کرنے والے) کا سر اتار دوں؟ 23 سال میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے جس امر کا سب سے زیادہ لحاظ رکھا وہ یہی کہ ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی رنج تکلیف نہ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف یہودی اور ابورافع یہودی کی گستاخی اور ایذاء رسانی سے تنگ آ کر فرمایا تھا کہ ان کا کام کون تمام کرے گا تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب بن اشرف کا سر حضور کی خدمت میں پیش کر کے اور حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابورافع کو قتل کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی و راحت پہنچائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈھیروں دعائیں لیں۔

**ایک مسلمان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق:**

ناموس رسالت کی حفاظت کے لیے کوشش کرنے والے کو خود اللہ رب العالمین نے کامیابی کی ضمانت دی ہے۔ چنانچہ سورہ اعراف 157 میں فرمایا ہے:

ترجمہ: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

مسلمان عملی اعتبار سے خواہ کتنے بھی گئے گزرے کیوں نہ ہوں لیکن اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کسی طرح کی گستاخی ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ یقیناً مسلمانوں نے دولت، عظمت، وجاہت، شوکت وسطوت اور اقتدار و حکومت سب کچھ کھو دی ہے مگر اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے ان کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزیں ہے۔ مسلمان اپنی جان تو دے سکتے ہیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور دریدہ دہنی ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

**پس منظر:**

آپ بخوبی واقف ہیں کہ ایک طویل عرصہ سے مغربی دنیا میں اللہ تعالیٰ، دین اسلام، قرآن اور نبی اسلام خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین تسلسل کے ساتھ کی جارہی ہے۔ ڈنمارک، ناروے، امریکہ سمیت دیگر کئی ممالک میں قرآن کریم کی توہین کی گئی، سر عام جلایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے بنائے گئے۔ فرانسیسی جریدے چارلی ایبڈو میں آپ کے خاکے شائع کر کے توہین کی گئی۔ حجاب سمیت دیگر شعائر اسلام کو نشانہ بنایا گیا۔

## گستاخی

موجودہ حالات یہ ہیں کہ سماجی رابطوں کی ویب سائٹس، سوشل میڈیا کے دیگر ذرائع پر جعلی اکاؤنٹس بنا کر، مختلف گروپس اور پیجز پر آڈیو ویڈیو اور تحریری مواد کے ذریعے مسلسل آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جارہی ہے۔ قرآن کریم کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ ختم نبوت کا واضح انکار کیا جارہا ہے۔ فحش تصاویر پر مقدس شخصیات کے نام لکھ کر توہین کا ایک طوفان کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اور لادین، ملحد، دہریے، لبرل اور سیکولر طبقات ان شیطانی اعمال کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی اڑھائی سو کے قریب کیسز پاکستان کی مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ بیس کے قریب گستاخوں کو تمام تر قانونی ضابطے پورے کر کے سزائے موت، عمر قید اور دیگر سزائیں سنادی گئی ہیں مگر تا حال کسی ایک فیصلے پر بھی عمل نہیں ہو سکا۔ ان گستاخوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخانہ کلمات کہے وہ قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ شرعی طور پر ایسے گستاخوں کی وہی سزا ہے جو عہد رسالت میں گستاخوں پر نافذ کی گئی۔ اور پاکستان کے آئین میں 295 سی کے تحت گستاخ رسول کی وہی سزا یعنی سزائے موت طے کی گئی ہے۔

### توہین رسالت کیوں کی جاتی ہے؟

دشمنانِ اسلام کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں کی جانے والی گستاخی و توہین کسی پاگل پن، دیوانگی یا اسلام سے ناواقفیت کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کے پس پشت یہود و نصاریٰ کی منظّم اور گہری سازش ہوتی ہے۔ آزادی اظہار رائے کی آڑ میں یہ ہمیشہ دین بیزار، لبرل و سیکولر ذہنیت کے حامل افراد پر مال خرچ کرتے ہیں اور ان سے یہ اقدامات کرواتے ہیں۔ جس سے ان کا مقصد **گستاخیوں کے واقعات میں اضافہ** کروانا ہوتا ہے جس کے بعد فطری بات ہے ردعمل میں مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوتا ہے اور ان **گستاخیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند** کی جاتی ہے۔ لیکن اس میں پرتشدد کارروائیاں یہی لوگ کرواتے ہیں جو مذہبی طبقات کا تاثر خراب کرتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں **اسلامی قوانین اور مذہبی طبقے کے خلاف میڈیا کا پراپیگنڈہ** کروایا جاتا ہے۔ دشمن اس دجالی میڈیا پر خوب پیسہ بہاتا ہے۔ میڈیا **جھوٹی رپورٹس اور سروے** پیش کرتا ہے۔ جب یہ سب کام مکمل کر لیا جاتا ہے تو پھر پاکستان جیسے معاشی بحران کے شکار ملک کے ساتھ آئی ایم ایف اور امریکہ **معاشی معاہدوں کو مذہبی قوانین کے خاتمے سے مشروط** کر دیتا ہے۔

اور جو لوگ ان گستاخیوں کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو فوری تحفظ دینے کے لیے انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں حرکت میں آجاتی ہیں اور بیرون ملک امریکہ، برطانیہ یا کسی اور مغربی ملک میں پناہ دے دی جاتی ہے۔ سلمان رشدی، آسیہ ملعونہ، عبدالشکور چشمے والا اور اس قسم کے دیگر کئی نام ہمارے سامنے ہیں۔

ظاہر ہے جب قانون حرکت میں نہیں آئے گا تو مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو ان کی ریڈ لائن ہیں کی توہین کیسے اور کب تک برداشت کرے گا؟ نتیجہ وہی ہوگا کہ راجپال نے گستاخی پر مبنی کتاب شائع کی تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر سن کر غازی علم الدین نے اس کا کام تمام کر دیا، غازی عامر چیمہ اور غازی ممتاز قادری نے بھی گستاخوں کو ان کے انجام تک پہنچایا۔ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت کا قانون موجود ہے لیکن گستاخ بے لگام ہیں، دندناتے پھرتے ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قانون پر سختی سے عمل کروایا جائے، ایسے کرداروں کو انجام تک پہنچائیں تا کہ کسی کو پھر ایسی جرأت نہ ہو اور ملک میں امن قائم رہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر مسلمان جو کسی بھی شعبہ زندگی سے وابستہ ہے اس میں عشق رسول اور عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شعور بیدار کیا جائے تا کہ وہ اپنے ایمانی تقاضے کو پورا کرتے ہوئے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت اور آپ کی ناموس کے دفاع کے لیے عملی اقدامات کرے۔

**یاد رکھیں!** تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ناموس اصحاب و ازواج و اہل بیت رسول علیہم الرضوان کی جدوجہد میں شامل ہر شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی راحت کا ذریعہ ہے جس طرح ناموس رسالت کا دفاع کرنے والے صحابہ سے حضور علیہ السلام خوش تھے ایسے ہی اپنے امتیوں سے بھی خوش ہوں گے۔

**آیئے! عہد کیجیے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت آپ کی ناموس اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنا مال، جان اور وقت سب کچھ قربان کریں گے۔**

☆......☆......☆

۔ مسعود ابدالی

# غزہ......اور خاموش دنیا

اہلِ غزہ نے رمضان المبارک کا انتظار شروع کر دیا ہے۔ یہاں رجب کا چاند نظر آتے ہی استقبالِ رمضان کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ طویل عرصے کے بعد بارش اور ابر آلود موسم کا سلسلہ تھا تو 3 جنوری کی رات، چودھویں کا چاند تباہ حال پٹی پر پوری آب و تاب سے جگمگایا۔ مکمل تاریکی کے باعث اہلِ غزہ نے ماہِ کامل کا بڑے اشتیاق سے نظارہ کیا۔ ملبے پر کھڑے بچوں سے جب ایک صحافی نے پوچھا کہ چاند کو دیکھتے ہوئے تم زیرِ لب کیا کہہ رہے تھے، تو ایک لڑکے نے کہا:

''میں تاریک غزہ پر روشنی بکھیرنے والے چاند سے کہہ رہا تھا کہ دنیا بہری ہو چکی ہے۔ اے خوبصورت اور روشن چاند! تُو ہی ہماری فریاد اپنے اور ہمارے خالق و مالک تک پہنچا دے۔''

## وحشی، تعلیم سے خوف زدہ

اقوامِ متحدہ کے ادارے UNICEF کے مطابق غزہ کے لیے امدادی سامان کی جانچ پڑتال کے دوران اسکولوں کے لیے آنے والی نصابی کتب پر اسرائیل نے مکمل پابندی لگا رکھی ہے۔ یونیسیف کے ترجمان کاظم ابوخلف نے کہا کہ درسی کتب کے ساتھ کاپیاں، کاغذ، ربر، پینسل، مارکر تک لانے کی اجازت نہیں۔ غزہ میں اسکولوں اور اساتذہ کو چُن چُن کر نشانہ بنایا گیا۔ تقریباً تمام تعلیمی ادارے تباہ ہو گئے، مگر زندہ دل و حوصلہ مند فلسطینیوں نے خیموں میں اسکول قائم کر کے بچوں کی تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا۔ اب صبح سویرے اسکول جاتے بچے گولیوں کے خطرے کا سامنا کرتے ہیں، مگر وہ سینہ تان کر نکلتے ہیں کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ظالموں کو سب سے زیادہ خطرہ تعلیم سے ہے، کیونکہ تعلیم سوال کرنا سکھاتی ہے۔

## جنگ بندی یا جنگ کی تیاری؟

ایک طرف صدر ٹرمپ خود کو ''غزہ امن'' کا داعی ظاہر کر رہے ہیں، دوسری جانب اسرائیل ایک نئے حملے کے لیے امریکی آشیرباد کا منتظر ہے۔ ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق اسرائیلی فوج نے مارچ میں نئے اور شدید فوجی آپریشن کے منصوبے تیار کر لیے ہیں، جن میں غزہ شہر کو نشانہ بنانے والی ایک بڑی زمینی کارروائی شامل ہے۔

اس آپریشن کا مقصد جنگ بندی کی حد، یعنی یلو لائن کو مزید مغرب کی جانب، ساحلی پٹی کی طرف دھکیلنا ہے

تاکہ غزہ کے مزید رقبے پر اسرائیلی کنٹرول قائم کیا جا سکے۔ یہ معلومات ایک اسرائیلی عہدے دار اور ایک عرب سفارت کار کے حوالے سے سامنے آئی ہیں۔ مبینہ عرب سفارت کار کے مطابق یہ کارروائی امریکہ کی مکمل حمایت کے بغیر ممکن نہیں، کیونکہ واشنگٹن اکتوبر 2025ء میں طے پانے والی نازک جنگ بندی کو دوسرے مرحلے تک لے جانا چاہتا ہے، جس میں مزاحمت کاروں کو غیر مسلح کرنا بھی شامل ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ امن مذاکرات کے سائے میں فوجی نقشے تیار کیے جا رہے ہیں۔

یہ اطلاعات محض قیاس آرائی نہیں بلکہ ایک منظّم اور پہلے سے طے شدہ حکمتِ عملی کی عکاس ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسرائیل کے نزدیک جنگ بندی کسی مستقل امن کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک عارضی وقفہ ہے۔ اگر نیت واقعی امن کی ہوتی تو زمینی کنٹرول بڑھانے، نئی حد بندیوں اور بڑے فوجی آپریشنوں کی منصوبہ بندی زیرِ غور ہی نہ ہوتی۔

### امریکی کردار... سوالیہ نشان

اس پورے منظرنامے میں امریکی کردار بھی سوالیہ نشان بنا ہوا ہے۔ صدر ٹرمپ سے اس بھیانک جنگی منصوبے کو مسترد کیے جانے کی کسی کو توقع نہیں، کہ واشنگٹن میں اسرائیلی اثر رسوخ رکھنے والے حلقوں کا خوف منصفانہ فیصلوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ تل ابیب اور واشنگٹن میں جاری سفارتی سرگرمیاں اس تاثر کو مزید تقویت دے رہی ہیں کہ اصل ہدف امن نہیں بلکہ طاقت کے ذریعے نئے زمینی حقائق مسلط کرنا ہے۔

### تولیدی نسل کُشی؟

انسانی حقوق کے کارکن اور اقوامِ متحدہ کے ماہرین غزہ میں جاری قتلِ عام کے ساتھ ایک اور نہایت سنگین جرم کی نشاندہی کر رہے ہیں، جسے Reproductive Genocide یعنی تولیدی نسل کُشی کہا جا رہا ہے۔ اس اصطلاح سے مراد وہ اقدامات ہیں جن کے ذریعے کسی قوم کی اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت، ماؤں کی صحت اور آئندہ نسلوں کے وجود کو عملاً تباہ کر دیا جائے۔

**اس الزام کی بنیاد چند تلخ حقائق پر ہے:**

☆ زچگی وارڈز اور تولیدی صحت کے مراکز کی منظّم تباہی

☆ حاملہ خواتین کو بنیادی طبی سہولتوں کے بغیر ولادت پر مجبور کرنا

☆ نوزائیدہ بچوں کی اموات، غذائی قلت اور سردی سے بڑھتی ہلاکتیں

☆ ایسا محاصرہ جو ماں اور بچے دونوں کی بقا کے لیے خطرہ بن چکا ہے

یہ محض زندہ لوگوں پر حملہ نہیں، بلکہ آنے والی نسلوں کے راستے بند کرنے کا عمل ہے، اور دنیا اس عمل کو خاموشی سے دیکھ رہی ہے۔

**غربِ اُردن یا وادیِ گھٹن**

غربِ اُردن میں بڑے پیمانے پر پکڑ دھکڑ جاری ہے۔ گزشتہ ہفتے خاتون صحافی اناس اخلاوی کو گرفتار کر لیا گیا۔ تلکرم سے ایک 15 سالہ بچے کو بھی اسرائیلی فوجی پکڑ کر لے گئے۔ جامعہ بیرزیت طلبہ یونین کی جانب سے غزہ میں جاں بحق ہونے والی بچی ہند رجب کی، آخری لمحات پر مبنی دستاویزی فلم کی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا کہ اسرائیلی فوج نے مرکزی دروازہ توڑ کر کیمپس میں داخل ہو کر طلبہ اور اساتذہ پر تشدد کیا۔ آنسو گیس اور گولیوں سے کم از کم 11 افراد شدید زخمی ہوئے۔

**عالمی فوج کی تعیناتی... آذربائیجان کا انکار، بنگلہ دیش تیار**

اسرائیلی بدنیتی کے تناظر میں جنگ بندی کی نگرانی کے لیے بین الاقوامی فوج کی تعیناتی کا امکان کم ہی دکھائی دیتا ہے۔ آذربائیجان کے صدر الہام علیوف واضح کر چکے ہیں کہ اُن کا ملک غزہ سمیت کسی بھی بیرونی محاذ پر فوج نہیں بھیجے گا۔ دوسری جانب بنگلہ دیش کے مشیرِ سلامتی خلیل الرحمان نے غزہ میں مجوزہ بین الاقوامی استحکامی دستے (ISF) میں شمولیت پر اصولی دلچسپی ظاہر کی ہے، تاہم اس کی نوعیت یا دائرۂ کار واضح نہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ نے اس پیش رفت پر کوئی فوری تبصرہ نہیں کیا۔

**بمباری کا نہ رکنے والا سلسلہ**

جمعہ 2 جنوری کی صبح وسطی غزہ کے مغازی کیمپ پر زبردست بمباری سے بچوں سمیت 13 افراد جاں بحق اور درجنوں شدید زخمی ہو گئے۔ ستم ظریفی کہ کئی روز سے بارش اور مطلع ابر آلود رہنے کے بعد اسی دن دھوپ نکلی تھی۔ لیکن یہ روشن صبح خون کے چھینٹوں کے ساتھ آہوں اور سسکیوں میں شامِ غریباں بن گئی۔

**درندگی کی قیمت**

اہلِ غزہ و غربِ اردن بمباری و فوج کشی کی بھاری قیمت ادا کر رہے ہیں لیکن اس کے اثرات سے خود اسرائیل بھی محفوظ نہیں۔ اسرائیلی فوج کا شعبہ بحالیِ معذوراں (Rehabilitation Department) شدید دباؤ کا شکار ہے۔ مزدور یونین Histadrut کے مطابق جنگ کے نتیجے میں معذور ہونے والوں کی تعداد تقریباً 82 ہزار تک پہنچ چکی ہے، جبکہ ہر ماہ اوسطاً 1500 نئے افراد رجوع کر رہے ہیں۔ نئے مریضوں میں اضافے کے باوجود

وزارتِ دفاع عملے اور سہولتوں میں توسیع کے لیے تیار نہیں جس کی وجہ سے معذورین کی پریشانیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

جنگی جنون و ہیجان سے خود اسرائیلیوں کے مابین عدم برداشت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لازمی فوجی بھرتی کے خلاف مظاہرہ کرنے پر حفظ توریت مدارس (Yeshiva) کے طلبہ پر تیز رفتار گاڑی چڑھا دی گئی جس سے مدرسے کا ایک 18 سالہ لڑکا ہلاک ہو گیا۔

## فلسطین میں تشدد پر پوپ کا اظہارِ تشویش

مسیحیوں کے روحانی پیشوا اعلیٰ حضرت پوپ لیو چہار دہم نے غربِ اردن میں بڑھتے ہوئے تشدد اور غزہ میں جاری انسانی بحران پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ فلسطینیوں کو اپنی سرزمین پر پُرامن زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ پوپ لیو نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ سفارت کاری، مکالمے اور اتفاقِ رائے کے بجائے طاقت، دباؤ اور جنگ قابلِ قبول بیانیہ بنتا جا رہا ہے۔ امریکی نژاد پوپ کے اس بیان کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ غربِ اردن میں واقع بیت اللحم وہ مقدس مقام ہے جہاں مسیحی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی۔ اس مقدس شہر اور اس کے گرد و نواح میں تشدد، جبر اور عدم تحفظ نہ صرف فلسطینی عوام بلکہ دنیا بھر کے مسیحیوں کے لیے بھی شدید تشویش کا باعث ہے۔

## عالمی ردِعمل کا تسلسل... پرتگال میں ایک ریسٹورنٹ بند

عالمی سطح پر بھی اثرات نمایاں ہیں۔ پرتگال کے دارالحکومت لزبن میں ایک اسرائیلی ملکیتی Mediterranean ریستوران طنطورہ (Tantura) کو مسلسل دباؤ، سوشل میڈیا مہمات اور بائیکاٹ کے باعث تالے لگ گئے۔ یہی رجحان یورپ اور امریکہ کے دیگر شہروں میں بھی دیکھا جا رہا ہے، جہاں بعض کاروبار بدلتی ہوئی عالمی رائے عامہ اور اخلاقی دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ کے مختلف ممالک میں فرانسیسی ادارے Carrefour کی بندش اس کی ایک بڑی مثال ہے۔

غزہ اور غربِ اردن آج بمباری، محاصرے اور سفارتی منافقت کی بھاری قیمت ادا کر رہے ہیں، لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ طاقت کے ذریعے مسلط کیے گئے زمینی حقائق کبھی پائیدار امن میں تبدیل نہیں ہو سکے۔ سوال یہ نہیں کہ جنگ کہاں تک جائے گی، بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ دنیا کب سننا شروع کرے گی۔

(فرائیڈے اسپیشل 23 جنوری 2026)

القاضی عبدالجبار معتزلی (متوفی: ۴۱۵ھ) ترجمہ: صبیح ہمدانی (قسط نمبر19)

# نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کیوں؟

(ترجمہ وترتیب: تثبیت دلائل النبوۃ)

**باب: قرآن شریف کا معجزہ**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ قرآن شریف ہے۔اس میں اللہ جل وعلانے فرمایا ہے:

**قل لئن اجتمعت الإنس والجن على أن يأتوا بمثل هذا القرآن لا يأتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا**

ترجمہ: (اے محمد!) آپ کہہ دیں: اگر سب آدمی اور سب جن مل کر بھی ایسا قرآن لانا چاہیں تو ایسا نہیں لا سکتے، اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار کیوں نہ ہو۔(سورۃ بنی اسرائیل: آیت نمبر ۸۸)

اب اس آیت میں بہت سی غیب کی باتوں کی خبر ہے۔کیونکہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام جنات اور انسانوں کو کہلوایا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک بھی اس قرآن جیسا کلام نہیں لاسکتا۔چاہے وہ اکیلا اکیلا کوشش کرے یا پھر تم سب اکٹھے ہو کر اپنی اجتماعی کوشش سے اس چیلنج کو پورا کرنے لگو۔اور یہ خبر سچی ثابت ہوئی کہ کوئی آج تک قرآن شریف کی مثل نہیں بنا سکا، باوجود اس بات کے کہ مخالفین کو اس بات کی ضرورت بھی تھی اور شدید خواہش بھی۔

کیا تمھیں اس بات پر تعجب نہیں ہوتا؟ دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی آپ سارے عربوں ہی سے آگاہ نہیں تھے۔عرب کے قبائل، ان کے مرد وزن بہت بڑی تعداد میں موجود تھے۔ان مرد و زن بلکہ غلاموں باندیوں حتی کہ اہل عقل واہل جنون تک میں فصاحت و بلاغت کا خوب غلغلہ تھا اور کلامِ جید کا انشاء و روایت ان عربوں کا مرغوب مشغلہ تھا۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان دانی بظاہر اسی ماحول سے حاصل فرمائی تھی، آپ کو بخوبی علم تھا کہ عربوں میں بلاغت اور لسانی عمدگی کا رواج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بشری وجود شریف سے پہلے سے موجود ہے۔آپ خوب سمجھ والے فہم و دانش والے انسان تھے۔اگر آپ علیہ الصلاۃ والسلام کو اس بات پر یقین نہ ہوتا کہ یہ سب اپنی تمام لسانی و بلاغی طاقتوں کے باوجود قرآن کی مثل نہ بنا سکیں گے تو آپ کبھی یہ دعوی نہ کرتے اور ان کو یہ چیلنج دینے کی جرأت نہ کرتے۔خاص طور پر اس وجہ سے بھی کہ آپ کی دعوت ایک نہایت غیر معمولی اور بڑی اہم بات کی تھی۔آپ نے بنیادی طور پر نبوت کا دعوی فرمایا، یعنی آپ نے یہ دعوی کیا کہ آپ کی ہر بات سچ ہے، آپ کو عصمت حاصل ہے، آپ کا ہر ہر حکم ماننا فرض ہے، لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ اپنے جان مال

میں آپ کے فیصلے کو نافذ کریں اور قیامت تک آپ ہی کی اطاعت میں رہیں۔ اتنے بڑے دعوے کی دلیل کیا ہے؟ یہ قرآن۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ میرا دعوی یہ ہے اور اگر تمھیں اس میں شک ہے تو یہ قرآن تمھارے سامنے ہے اس جیسا بنا کے لے آؤ میں غلط ثابت ہو جاؤں گا۔

یہ آیت مکی سورتوں میں سے ہے۔ اگر یہ مدینہ شریف میں یا کہیں بھی نازل ہوتی تب بھی یہ اتنی ہی قوی حجت اور ایسی ہی مضبوط دلیل ہوتی۔ اس کی قوت و بلاغت میں کسی مکان یا زمان کا کوئی اثر نہیں۔ لیکن ہم نے مکہ شریف میں اس کے نازل ہونے کا ذکر اس لیے کیا کہ مکہ شریف میں آپ علیہ الصلاۃ والسلام دشمنوں سے پوری طرح گھرے ہوئے تھے جو سب کے سب آپ کی کھلی مخالفت پر جمے ہوئے اور آپ کی تکذیب کے انتہائی حریص تھے۔ مدینہ شریف میں بھی اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کی عداوت سے خالی نہ تھے لیکن مکہ شریف کے اعدائے دین کی شقاوت قلبی بہت ظاہر و باہر تھی۔

جاننا چاہیے کہ قرآن شریف کا حجت و معجزہ ہونا تین طرح سے ہے۔ پہلی جہت اس کی فصاحت و بلاغت ہے۔ یعنی قرآن شریف کی ایک ایک سورت ایسے واضح اور ایسے مؤثر انداز بیان پر مشتمل ہے کہ ہر پڑھنے والا غور کرے تو اس سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ خواہ قاری کا علمی درجہ کچھ بھی ہو اگر قرآن شریف کی طرف توجہ سے رخ کرے گا تو اس کلام کی قوت اور تاثیر سے ضرور متأثر ہو گا۔

دوسری جہت یہ کہ اس میں بہت سی ایسی باتوں کی خبریں موجود ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غیب و ناموجود تھیں مگر آپ نے پھر بھی ان کی بالکل صحیح اور ٹھیک ٹھیک خبر دی۔

تیسری جہت یہ کہ اس میں واضح اور بیّن دلائل عقلیہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ تینوں جہات ایسی غیر معمولی ہیں کہ خرق عادت ہیں یعنی عادتاً نہ تو ایسی فصاحت و بلاغت ہوتی ہے، نہ ایسی غیب کی خبریں اور نہ ایسے دلائل عقلیہ۔ اب تک جو زیادہ گزرا وہ غیب کی خبریں تھی۔ شاید اکثر یہی ہے۔ لیکن ہم آگے چل کر باقی دو جہات کی طرف بھی رخ کریں گے اور ان کے حوالے سے فریق مخالف کی آراء و اشکالات اور ان کے جوابات کو ذکر کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل و معجزات میں سے آپ کی بتائی ہوئی وہ اطلاعات اور خبریں ہیں جو پچھلی کتابوں میں مذکور ہوئیں۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق، ملائکہ کا آپ کے ساتھ اور آپ کی اولاد کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ، ابلیس آپ کے ساتھ معاملہ، نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ، پھر حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق، حضرت یعقوب، حضراتِ اسباط، عیسیٰ، حضرت ایوب، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون اور ان کے علاوہ دیگر انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کے قصے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف سے پڑھ کر سنائے، حالانکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پچھلی کتابیں نہ پڑھی تھیں نہ آپ جانتے تھے کہ ان میں کیا معلومات ہیں، نہ آپ کا ان کتابوں کے حاملین کے پاس آنا جانا تھا، نہ وہ آپ کے پاس آتے تھے۔ جب ہم یہ سب باتیں سامنے رکھتے ہیں تو لامحالہ یقین حاصل ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلومات محض اللہ تعالیٰ کی وحی اور بتانے ہی سے حاصل ہوئیں۔

اگر کوئی یہ کہے کہ تمھیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی کتابیں نہیں پڑھ رکھی تھیں یا اہل کتاب سے آپ کی میل ملاقات نہیں تھی جبکہ تم نے ان کا زمانہ تو دیکھا نہیں۔ جب کہ خود قرآن ہی میں آپ کے دشمنوں کی زبانی یہ بات نقل کی گئی ہے کہ وہ آپ کو کہتے تھے کہ یہ قرآن ''پچھلی امتوں کی قصے کہانیاں ہیں جو آپ نے لکھ لی ہیں تو یہ صبح شام آپ کو املا کروائی جاتی ہیں'' (سورۃ الفرقان: آیت نمبر ۵)

یا دشمن کہتے تھے کہ یہ قرآن ''ایک جھوٹا قصہ ہے جو آپ نے گھڑ لیا ہے اور اس کی تالیف میں ایک دوسری قوم نے آپ کی مدد کی ہے''۔ (سورۃ الفرقان: آیت نمبر ۴)۔

ہم کہیں گے کہ ہمارا دعویٰ یہ کب ہے کہ آپ کے دشمنوں نے آپ پر یہ الزام نہیں لگایا؟ البتہ کسی دشمن کے محض الزام لگا دینے سے بات ختم تو نہیں ہو جاتی، بلکہ الزام کے لیے کوئی دلیل اور حجت بھی درکار ہوتی ہے۔ اصل میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت قائم ہوگئی اور اعداء سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو انھوں نے یونہی یہ بات بنا لی۔ ہم اگرچہ آپ کے زمانِ شریف میں نہ ہو سکے مگر جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کتب سابقہ پڑھی تھیں، نہ ان کو لکھا تھا نہ آپ کی اہل کتاب سے کوئی خاص میل ملاقات تھی، اس لیے آپ نے ان معلومات کو انسانی اور دنیاوی ذرائع سے حاصل نہیں کیا، یہ بات بالکل یقینی ہے۔

عادتاً کیا ہوتا ہے؟ جب کوئی شخص کسی علم وفن کا طالب ہوتا ہے تو وہ چند مراحل سے گزرتا ہے، پہلے درجے میں وہ اہل فن یا اہلِ ادب کے پاس جا کر سائل وطالب علم بنتا ہے، پھر وہ اس علم کے ماہرین کے پاس بار بار آنے جانے لگتا ہے، ایک مرحلے پر وہ مبتدی ہوتا ہے، پھر اسے کچھ شدبد ہونے لگتی ہے، پھر وہ ذرا ماہر ومتقدم بن جاتا ہے۔ اور یہ سب مراحل اس کے زمانے میں اردگرد کے سب لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی شخص ان مراحل سے گزرے اور ایسا مخفی رہے کہ اردگرد کے کسی انسان کو اس کے بارے میں پتہ ہی نہ ہو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے میں اہل کتاب کے علوم کو انسانی ذرائع سے حاصل کیا ہوتا اور پھر کسی کو پتہ نہ چلنے دیا ہوتا تو یہ بھی ایک بڑی نشانی اور عظیم معجزہ ہوتا کیونکہ یہ بھی خرق عادت ہے۔ گویا دشمنوں نے آپ پر جب الزام لگایا کہ ان کو یہ باتیں کوئی نامعلوم لوگ سکھاتے ہیں تو انھوں نے تو آپ کے دعوے سے بڑھ کر آپ کو تسلیم کر لیا، آپ تو صرف یہ

کہتے تھے کہ مجھے ایک اللہ نے سکھایا ہے جس سے تم واقف نہیں، جبکہ دشمنوں نے کہا کہ ان کو بہت سارے ایسے لوگ سکھاتے ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا، جن کے بارے میں کسی نے نہیں سنا، نہ وہ کبھی کسی کو نظر آئے۔

بالفرض اگر ہم تسلیم کر بھی لیں کہ کوئی شخص اپنی طالب علمی کے مراحل کو چھپا سکتا ہے تو بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ بات اس وجہ سے محال ہے کہ آپ کے دشمن، آپ کے احوال کی جستجو اور تجسس کرنے والے، آپ کی مخالفت میں بال کی کھال اتارنے والے، آپ کے خلاف دلیلیں تلاش کرنے والے، بلکہ آپ سے محبت میں آپ کی ایک ایک بات کو محفوظ کرنے والے بہت بڑی تعداد میں موجود تھے، خواہ وہ قریش میں سے ہوں یا انتہائی زیرک یہود ونصاریٰ میں سے ہوں یا ان کے علاوہ۔ دشمنوں کا تو یہ معاملہ تھا کہ ان کی شدید خواہش تھی کہ آپ کو جھٹلا سکیں، آپ کا دعویٰ ان پر بہت گراں گزرتا تھا، آپ نے ان کے طور طریقوں اور دین و مذہب کو غلط قرار دیا تھا اور اپنے دین کو سچائی بتایا تھا۔ دلیل صرف یہ دی تھی کہ میری بات اور یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اس میں کوئی بات جھوٹ نہیں ہوسکتی۔ جبکہ جن لوگوں نے آپ کی تصدیق کی انھوں نے آپ کی انھی باتوں کو جانچ تول کر آزما کر آپ کو تسلیم کیا۔ آپ کے دوست ہوں یا دشمن سب آپ کے مولد ومنشا، آپ کے حالات زندگی آپ کے قیام وسفر کو اچھی طرح سے جانتے تھے۔ خود آپ کی ازواج اور بیویاں آپ کے انھی دوستوں اور دشمنوں کی بیٹیاں تھیں اور سب آپ کی نبوت کی تصدیق کرتی تھیں۔ اگر آپ نے یہ معلومات لکھ پڑھ کر حاصل کی ہوتیں، یا آپ ان کتابوں کے ماہروں سے سیکھتے تو کیا یہ آپ کے اہلِ خانہ، آپ کی ازواج، آپ کے دوستوں بلکہ آپ کے دشمنوں سے بھی چھپ سکتا تھا؟ ایسی بات کوئی سمجھ دار آدمی نہیں کرسکتا۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک وپرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

محمد بن احمد الفاسی/ مترجم: ڈاکٹر ضیاء الحق قمر (قسط نمبر 11)

# الجواهر السنية في السيرة النبوية

## غزوہ حنین

فتح مکہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کا عامل مقرر کر کے 6 شوال سن 8ھ کو حنین کی طرف روانہ ہوئے، اور ایک قول 28 رمضان المبارک کا بھی ہے۔ یہ مکہ سے تین رات کے فاصلے پر طائف کے قریب ایک وادی ہے (یہ طائف کے قریب نہیں بلکہ مکہ مکرمہ کے قریب ہے) یہ حنین بن قانیہ بن مہلا بیل کے نام سے موسوم ہے۔

فاسی کہتے ہیں کہ حنین مکہ سے ایک رات سے کم فاصلے پر ہے اور وہ حنین جو لوگوں میں مشہور ہے وہ طائف کے قریب ہے لیکن اس غزوہ میں مذکور جگہ دوسری ہے۔ چونکہ حنین دو جگہوں کا نام ہے۔ اس لیے مغلطائی کے قول میں کوئی اشکال نہیں، بات تمام ہوئی۔ واللہ اعلم

اس غزوہ کی وجہ یہ بنی کہ جب مکہ فتح ہوا تو بنو ہوازن اور بنو ثقیف نے اکٹھے ہو کر اپنی قوت مجتمع کی، ان کا سردار تیس سالہ مالک بن عوف النصری تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 10 شوال منگل کی شام حنین پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ یا کسی اور صحابی نے مسلم لشکر کی کثرت تعداد دیکھ کر کہا کہ آج ہم کم تعداد کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے۔ جب دونوں لشکر مقابلہ کے لیے صف آراء ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو زرہیں زیبِ تن فرمائے اپنے دلدل نامی سفید خچر پر تشریف لائے۔ کفار یکبارگی مسلم لشکر پر حملہ آور ہوئے تو بنو سُلیم کے گھڑ سوار منتشر ہو گئے اور اہل مکہ میں سے وہ لوگ جو مسلمان نہیں ہوئے تھے محض مال غنیمت کے حصول کے لیے ہمراہ تھے، وہ بھی تتر بتر ہو گئے۔ اس سخت وقت میں دس صحابہ کرام کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہی اور ایک قول آٹھ کی تعداد کا بھی ہے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بآواز بلند پکارا تو وہ آگے بڑھے اور دشمن کا مقابلہ کرنے لگے۔ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر پر سواری کی حالت میں مٹھی بھر مٹی لے کر کفار کی طرف پھینکی تو کوئی بھی کافر ایسا نہ رہا جس کی آنکھوں میں مٹی نہ گئی ہو۔

اسی واقعے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے "و ما رميت اذ رميت ولكن الله رمى" آیت اتاری۔

اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے جبکہ مشرکین کے 70 سے زیادہ لوگ واصل جہنم ہوئے۔

## اوطاس کی جانب سریہ عبید الاشعری

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین سے فارغ ہونے کے بعد درید بن الصمۃ اور اس کے ساتھیوں کی

تلاش میں سیدنا ابو عامر الاشعریؓ کی زیر قیادت اوطاس کی طرف ایک سریہ بھیجا، جس نے درید اور اس کی جماعت کو قتل کر کے شکست سے دوچار کیا۔ اس معرکے میں امیر لشکر ابو عامرؓ نے زخمی ہونے کے بعد جام شہادت نوش کیا۔

قیدیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن الشیماء بھی تھیں۔

## ذاالکفین کی جانب سریہ طفیل بن عمر والدوسی

شوال سن 8 ہجری میں حضرت طفیل بن عمر والدوسی چار سو صحابہ کی جمعیت کے ہم راہ ذاالکفین کے بت خانے کی جانب روانہ ہوئے۔ اس سریے کا مقصد عمرو بن حممہ نامی شخص کے لکڑی سے بنے ہوئے بت کو توڑ کر بت خانہ کو منہدم کرنا تھا۔ یہ لشکر صنم کدے کو گرانے کے بعد بت جلا کر طائف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آن ملا۔

## غزوہ طائف

شوال سن 8 ہجری میں غزوہ طائف پیش آیا۔ مسلم لشکر ابو رغال کی قبر والے راستے سے گزرا، اسے ابو ثقیف بھی کہا جاتا تھا، وہاں سے گزرتے ہوئے انہوں نے سونے کی شاخ بھی حاصل کی۔ طائف پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 18 دن وہاں کے قلعے کا محاصرہ کیا۔ ایک قول 15 دن محاصرے کا ہے اور ایک 20 دن کا، ابن حزم کا قول دس سے زیادہ دنوں کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قلعے کو فتح کرنے کے لیے وہ منجنیق نصب کی جو طفیل دوسی سریہ ذاالکفین سے واپسی پر ساتھ لائے اور یہ اسلام میں استعمال ہونے والی پہلی منجنیق ہے۔ محاصرے کے دوران قلعے کی فصیل سے 23 غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوئے ان میں ابوبکر بھی تھے۔ اس معرکہ میں 12 مسلمان شہید ہوئے۔ غزوہ طائف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس لڑائی میں حصہ لیا لیکن ابھی فتح مقدر نہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ماہ 16 دن بعد مدینہ منورہ کی طرف مراجعت فرمائی۔ اس دوران ایک وفد آپ کے حضور پیش ہوا اور ان سب نے اسلام قبول کر لیا۔

## ناحیہ یمن کی جانب سریہ قیس بن سعد بن عبادہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو چار سو گھڑ سواروں کی کمان دے کر صدا کو فتح کرنے کے لیے یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ اسی اثناء میں زیاد بن حارث الصدائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس جماعت کی روانگی بارے دریافت کیا، سریہ کی خبر ملی تو انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ میں اہل صدا کا نمائندہ ہوں آپ لشکر کو واپس بلوا لیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقام قناہ سے واپس بلا لیا۔ پندرہ روز کے بعد اس علاقے کے سب لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال، حضرت ابن ام مکتوم اور سعد القرظ کے ساتھ زیاد بن الحارث الصدائی کو بھی موذن مقرر فرما دیا۔

## قرطاء کی جانب سریہ الضحاک الکلابی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان الکلابی کو ایک سریہ کی کمان دے کر قرطاء کی جانب روانہ فرمایا۔ حاکم کے مطابق یہ سریہ سن 8 ہجری کے آخر میں پیش آیا اور طبقات ابن سعد میں ربیع الاوّل سن 9 ہجری کا بیان ہے۔ مسلم لشکر نے کفار کو شکست سے دوچار کر کے مال غنیمت حاصل کیا۔

اسی سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے علیحدگی کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا۔

اسی سال ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا گیا اور اسی سال ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منبر بنایا گیا، یہ اسلام میں بنایا گیا پہلا منبر تھا، آپ اسی پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے۔

جب محرم سن 9 ہجری کا چاند نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصدقات کی وصولی کے لیے عمال روانہ فرمائے۔

## خثعم کی جانب سریہ قطبہ بن عامر

پھر صفر سن 9 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو 20 صحابہ کے ساتھ مقام خثعم کی طرف روانہ فرمایا جو مکہ کے مقامات میں بیشہ کے نواح میں تھا، انہوں نے دشمن کے کچھ افراد کو قتل کیا اور مال غنیمت پایا۔

## حبشہ کی جانب ایک جزیرہ کی طرف سریہ علقمہ بن مجزز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الثانی سن 9 ہجری میں علقمہ بن مجزز المدلجی کو تین صحابہ کے ہمراہ حبشہ کی جانب روانہ فرمایا۔ اور حاکم کہتے ہیں کہ یہ سریہ صفر سن 9 ہجری میں ہوا تھا۔

## فلس کی جانب سریہ علی بن ابی طالب

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الثانی سن 9 ہجری میں ڈیڑھ سو صحابہ پر مشتمل ایک سریہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت قبیلہ طے کے بت خانے کو گرانے کے لیے فلس کی جانب روانہ فرمایا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ مسلم لشکر کی تعداد دو سو تھی، انہوں نے بت خانہ گرا کر مال غنیمت حاصل کیا اس میں عدی بن حاتم کی بہن سفانہ بنت حاتم بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر احسان فرماتے ہوئے آزاد کر دیا جو اس کے بھائی عدی بن حاتم کے اسلام لانے کی وجہ بنا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ سفانہ بنت حاتم کو حضرت خالد بن ولیدؓ نے قیدی بنایا تھا۔

## جناب کی جانب سریہ عکاشہ بن محصن

ربیع الثانی سن 9 ہجری میں قبیلہ عذرہ اور بلی کے علاقے مقام جناب کی طرف عکاشہ بن محصن کی قیادت میں ایک سریہ پیش آیا۔ ایک قول قبیلہ غفران کے علاقے کا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ جگہ قبیلہ فزارہ، کلب اور عذرہ کی ہے۔

**بنواسد کا وفد**

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ بنواسد کا ایک وفد آیا انہوں نے کہا کہ ہم اپنی طرف کسی نمائندے کے بھیجے جانے سے پہلے ہی حاضر ہو گئے ہیں۔ اس پر قرآن کی آیت: "یمنون علیک ان اسلموا۔۔۔" نازل ہوئی۔

**غزوہ تبوک**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رجب سن 9 ہجری جمعرات کے دن غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے، اسے غزوہ عسرہ (تنگی کا غزوہ) اور غزوہ فاضحہ (کیونکہ اس میں منافقین کو شرمندگی ہوئی تھی) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ کسی بھی غزوہ کے لیے روانگی کے وقت جائے قصد کا تعین نہیں فرمایا کرتے تھے۔ یہ غزوہ چونکہ شدید گرمی اور سخت قحط کے دنوں میں تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن اور مقام کا بتا دیا تھا۔ اس غزوہ کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ شام میں رومیوں نے ہرقل کی قیادت میں بڑی فوج جمع کی ہے۔

غزوہ میں حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت مرارہ بن ربیعؓ اور ہلال بن امیہؓ بغیر کسی شک کے ساتھ جانے سے رہ گئے اور انہی کے بارے میں "وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا۔۔" نازل ہوئی۔ حضرت ابوذرؓ اور حضرت ابوخیثمہ بعد میں آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ابوذر کو دیکھا تو فرمایا: "یمشی وحدہ ویعیش وحدہ ویموت وحدہ" تو ایسا ہی ہوا۔

اس غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تیس ہزار کا لشکر تھا اور کتاب الاکلیل میں ہے کہ ان کی تعداد تیس ہزار سے زائد تھی۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ ان کی تعداد ستر ہزار تھی اور انہی کی ایک روایت چالیس ہزار تعداد کی بھی ہے۔

**جب مسلم لشکر تبوک پہنچا تو معلوم ہوا کہ ھرقل حمص شہر میں ہے۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ کے حکمران یوحنا بن روبہ سے جزیہ پر مصالحت کی، اسی طرح شام کے دو شہروں جرباء اور اذرح والوں سے بھی صلح ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر ہدیہ ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے مقام پر 12 دن قیام فرما رہے، ابن سعد کے مطابق یہ قیام بیس دن تھا اور یہیں پر حضرت عبداللہ ذوالبجادین کی وفات ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی مزاحمت کے واپس تشریف لائے اور واپسی کے دوران مختلف مقامات پر مساجد بنوائیں۔ جب رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبوک سے واپسی ہوئی تو آپ نے منافقین کی تعمیر کردہ مسجد ضرار کو جلانے کا حکم صادر فرمایا۔　(جاری ہے)

☆......☆......☆

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

# مشاجرات صحابہ پر ایک عجیب کلام

بات نمبر: .....(۴۱)

حکیم الامت حضرت مجدد الملت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے مشاجرات صحابہ کے اس مسئلے کو بہت خوبصورت مثال کے ذریعے سے سمجھایا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی بادشاہ کے محل میں شہزادوں کے درمیان کسی مسئلے میں چپقلش یا لڑائی ہو جائے، تو محل کے بھنگی، چمار اور خاک روب کو یہ کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ شہزادوں کی اس لڑائی کے بیچ میں پڑیں اور آپس میں تبصرے کریں اور ان کے درمیان فیصلہ کریں، محل کا بادشاہ جانے اور اس کے شہزادے جائیں، یہ بھنگی اگر بیچ میں پڑیں گے تو ان کی گردن ماردی جائے گی۔

بالکل یہی مثال حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ہے، وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شہزادے ہیں، ان کے درمیان جو مشاجرات ہوئے، امت کے کسی فرد کو محل کے خاک روب یا چمار کی طرح کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ ان مقدس ہستیوں کے بارے میں اپنی زبان طعن دراز کرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے وہ قضاء اور عدالت کی کرسی کو سنبھالے۔

جی ہاں! اگر ایسی جرأت اور بے باکی کی تو پکڑے جائیں گے اور مارے جائیں گے۔
میاں! اللہ تبارک وتعالیٰ جانے اور اس کے شہزادے جانیں!!

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ (سابق مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند)

# احکام ومسائل رمضان المبارک

رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے۔ جو اس کے فرض ہونے کا انکار کرے مسلمان نہیں رہتا اور جو اس فرض کو ادا نہ کرے وہ سخت گناہ گار فاسق ہے۔

**روزہ کی نیت:**

نیت کہتے ہیں دل کے قصد وارادہ کو، زبان سے کچھ کہے یا نہ کہے۔

روزہ کے لیے نیت شرط ہے، اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ نہ ہوگا۔

مسئلہ: رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے اور رات کو نہ کی ہو تو دن کو بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک کر سکتا ہے؛ بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

**جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:**

(۱) کان اور ناک میں دوا ڈالنا، (۲) قصداً منہ بھر قے کرنا، (۳) کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا، (۴) عورت کو چھونے وغیرہ سے انزال ہو جانا، (۵) کوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادۃً کھائی نہیں جاتی، جیسے لکڑی، لوہا، کچا گیہوں کا دانہ وغیرہ، (۶) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا، بیڑی، سگریٹ، حقہ پینا اسی حکم میں ہیں، (۷) بھول کر کھا پی لیا اور یہ خیال کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہوگا پھر قصداً کھا پی لیا، (۸) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی، (۹) دن باقی تھا؛ مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے، روزہ افطار کر لیا۔

**تنبیہ: ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے، کفارہ لازم نہیں ہوتا۔**

(۱۰) جان بوجھ کر بدون بھولنے کے بی بی سے صحبت کرنے یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا بھی لازم ہوتی ہے اور کفارہ بھی۔

کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے ورنہ ساٹھ روزے متواتر رکھے، بیچ میں ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنے پڑیں گے اور اگر روزہ کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلاوے۔ آج کل شرعی غلام یا باندی کہیں نہیں ملتے؛ اس لیے آخری دو صورتیں متعین ہیں۔

**وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں؛ مگر مکروہ ہو جاتا ہے:**

(۱) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا، ٹوتھ پیسٹ یا منجن یا کوئلہ سے دانت صاف کرنا بھی روزہ میں مکروہ ہیں۔

(۲) تمام دن حالت جنابت میں بغیر غسل کیے رہنا۔

(۳) فصد کرانا، کسی مریض کے لیے اپنا خون دینا جو آج کل ڈاکٹروں میں رائج ہے یہ بھی اس میں داخل ہے۔

(۴) غیبت یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا یہ ہر حال میں حرام ہے، روزہ میں اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے۔

(۵) روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا خواہ انسان کو ہو یا کسی بے جان چیز کو یا جاندار کو، ان سے بھی روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

**وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا!**

(۱) مسواک کرنا۔ (۲) سر یا مونچھوں پر تیل لگانا۔ (۳) آنکھوں میں دوا، یا سُرمہ ڈالنا۔ (۴) خوشبو سونگھنا۔ (۵) گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔ (۶) کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔ (۷) بھول کر کھانا پینا۔ (۸) حلق میں پانی ڈالنا یا بلاقصد چلا جانا۔ (۱۰) خود بخود قے آجانا۔ (۱۱) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا۔ (۱۲) دانتوں میں سے خون نکلے؛ مگر حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔ (۱۳) اگر خواب میں یا صحبت سے غسل کی حاجت ہوگئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا اور اسی حالت میں روزہ کی نیت کر لی تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔

**وہ عذر جن سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے:**

(۱) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو، یا مرض بڑھنے کا شدید خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بعد رمضان اس کی قضا لازم ہے۔

(۲) جو عورت حمل سے ہو اور روزہ میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرے۔

(۳) جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہے، اگر روزہ سے بچہ کو دودھ نہیں ملتا، تکلیف پہنچتی ہے تو روزہ نہ رکھے پھر قضا کرے۔

(۴) مسافر شرعی (جو کم از کم اڑتالیس میل کے سفر کی نیت پر گھر سے نکلا ہو) اس کے لیے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، پھر اگر کچھ تکلیف و دقت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ سفر ہی میں روزہ رکھ لے اگر خود اپنے آپ کو یا اپنے ساتھیوں کو

اس سے تکلیف ہوتو روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے۔

(۵) بحالت روزہ سفر شروع کیا تو اس روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کچھ کھانے پینے کے بعد سفر سے وطن واپس آ گیا تو باقی دن کھانے پینے سے احتراز کرے، اور اگر ابھی کچھ کھایا پیا نہیں تھا کہ وطن میں ایسے وقت واپس آ گیا جب کہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہو یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کر لے۔

(۶) کسی کو قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لیے توڑ دینا جائز ہے پھر قضا کر لے۔

(۷) کسی بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ کسی مسلمان دیندار ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا خطرہ لاحق ہو تو روزہ توڑ دینا جائز؛ بلکہ واجب ہے اور پھر اس کی قضا لازم ہوگی۔

(۸) عورت کے لیے ایامِ حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے یعنی نفاس اس کے دوران میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ ان ایام میں روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرے۔ بیمار، مسافر، حیض ونفاس والی عورت جن کے لیے رمضان میں روزہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے ان کو بھی لازم ہے کہ رمضان کا احترام کریں، سب کے سامنے کھاتے پیتے نہ پھریں۔

**روزہ کی قضا:**

(۱) کسی عذر سے روزہ قضا ہو گیا تو جب عُذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہیے۔ زندگی اور طاقت کا بھروسہ نہیں، قضا روزوں میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا ایک ایک دو دو کر کے رکھے۔

(۲) اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہونے کے بعد اتنا وقت نہ پائے کہ جس میں قضا شدہ روزے ادا کرے تو قضا اس کے ذمہ لازم نہیں۔ سفر سے لوٹنے اور بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں، اتنے ہی کی قضا لازم ہوگی۔

**سحری:**

روزہ دار کو آخر رات میں صبحِ صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا مسنون اور باعثِ برکت وثواب ہے۔ نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہو جائے گی؛ لیکن بالکل آخر شب میں کھانا افضل ہے۔ اگر مؤذّن نے صبح سے پہلے اذان دے دی تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں؛ جب تک صبح صادق نہ ہو جائے۔ سحری سے فارغ ہو کر روزہ کی نیت دل میں کر لینا کافی ہے اور زبان سے بھی یہ الفاظ کہہ لے تو اچھا ہے بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

**اِفطاری:**

آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے، ہاں جب اَبر وغیرہ کی وجہ سے اشتباہ ہو تو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے اور تین منٹ کی احتیاط بہر حال کرنا چاہیے۔

کھجور اور خرما سے افطار کرنا افضل ہے اور کسی دوسری چیز سے افطار کریں تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں، افطار کے وقت یہ دُعا مسنون ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھے ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔

**تراویح:**

(۱) رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت سنت مؤکدہ ہے۔

(۲) تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔ محلّہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی شخص علیحدہ اپنے گھر میں اپنی تراویح پڑھ لے تو سنت ادا ہو گئی، اگرچہ مسجد اور جماعت کے ثواب سے محروم رہا اور اگر محلّہ ہی میں جماعت نہ ہوئی تو سب کے سب ترک سنت کے گنہگار ہوں گے۔

(۳) تراویح میں پورا قرآن مجید ختم کرنا بھی سنت ہے۔ کسی جگہ حافظِ قرآن سنانے والا نہ ملے یا ملے؛ مگر سنانے پر اجرت ومعاوضہ طلب کرے تو چھوٹی سورتوں سے نماز تراویح ادا کریں، اُجرت دے کر قرآن نہ سنیں؛ کیوں کہ قرآن سنانے پر اجرت لینا اور دینا حرام ہے۔

(۴) اگر ایک حافظ ایک مسجد میں بیس رکعت پڑھ چکا ہے، اس کو دوسری مسجد میں اسی رات تراویح پڑھنا درست نہیں۔

(۵) جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئی ہو تو جب امام وتر کی جماعت کرائے اس کو بھی جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے، اپنی باقی ماندہ تراویح بعد میں پوری کرے۔

(۶) قرآن کو اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں بڑا گناہ ہے، اس صورت میں نہ امام کو ثواب ہوگا، نہ مقتدی کو۔ جمہور علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔

**اِعتکاف:**

(۱) اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہے اور سوائے ایسی حاجات ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں (جیسے پیشاب، پاخانہ کی ضرورت یا غسل واجب اور وضو کی ضرورت) مسجد سے باہر نہ جائے۔

☆............☆............☆

مولانا اعجاز صمدانی

# نقشہ برائے ادائیگی زکوٰۃ

## (الف) وہ اثاثے جن پر زکوٰۃ واجب ہے:

(۱) سونا (خواہ کسی شکل میں ہو)------------------------------ مثلاً اِس کی قیمت: 50,000/-

(۲) چاندی (خواہ کسی شکل میں ہو)--------------------------------//---------- 10,000/-

(۳) مالِ تجارت یعنی بیچنے کی حتمی نیت سے خریدا ہوا مال، مکان، زمین [1]------------- 300,000/-

(۴) بینک میں جمع شدہ رقم------------------------------------------------ 100,000/-

(۵) اپنے پاس موجود نقد رقم---------------------------------------------- 100,000/-

(۶) ادھار رقم (جس کے ملنے کا غالب گمان ہو)

خواہ نقد رقم کی صورت میں دی ہو یا مالِ تجارت بیچنے کی وجہ سے واجب ہوئی ہو------- 50,000/-

(۷) غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)--------------------------------------- 10,000/-

(۸) کمپنی کے شیئرز جو تجارت (Capital Gain) کی نیت سے خریدے ہوں۔

ان کی پوری قیمت (موجودہ مارکیٹ ویلیو)--------------------------------- 50,000/-

(۹) جو شیئرز نفع (Dividend) کی غرض سے خریدے گئے، ان میں کمپنی کے ناقابل زکوٰۃ اثاثے (Operating Assets) جیسے بلڈنگ، مشینری وغیرہ کو منہا کیا جاسکتا ہے۔

(اور بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً ان کی پوری قیمت لگائی جائے)---------------------- 50,000/-

(۱۰) بچت سرٹیفکیٹ جیسے FEBC, NDFC, NIT (صرف اصل رقم پر زکوٰۃ ہوگی) [2] 100,000/-

(۱۱) کسی جگہ اپنی امانت رکھوائی ہوئی رقم، سونا، چاندی، مال تجارت------------------ 10,000/-

(۱۲) کمیٹی (بیسی) میں اپنی جمع شدہ رقم۔ (جبکہ بیسی وصول نہ ہوئی ہو)--------------- 10,000/-

---

(۱) اگر بیچنے کی نیت نہ ہو بلکہ کرایہ پر دے کر کمانے کی نیت ہو یا ویسے ہی سرمایہ محفوظ کرنے کے لیے کوئی جائیداد خریدی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

(۲) اگرچہ موجودہ حالات میں ان کا خریدنا جائز نہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| (۱۳) | خام مال جو مصنوعات بنا کر فروخت کرنے کے لیے خرید ا گیا---------------- | 200,000/- |
| (۱۴) | تیار شدہ مال کا اسٹاک---------------------------------------------- | 20,000/- |
| (۱۵) | کاروبار میں شراکت کے بقدر حصہ (قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت مع نفع)--------- | 50,000/- |
| | کل مالِ زکوٰۃ کی مالیت رقم کی شکل میں------ | 11,10,000/- |

## (ب) جو رقم منہا کی جائے گی:

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | واجب الاداء قرضہ(۱)---------------------------مثلاً----------------- | 10,000/- |
| (۲) | کمیٹی (بیسی) کے بقایاجات۔(اگر یہ کمیٹی مل چکی ہو)----------//------------ | 100,000/- |
| (۳) | یوٹیلیٹی بلز جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکے ہوں------//------------ | 10,000/- |
| (۴) | پارٹیوں کی ادائیگیاں جو ادا کرنی ہوں----------------//---------------- | 100,000/- |
| (۵) | ملازمین کی تنخواہیں، جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکی ہوں----------- | 100,000/- |
| (۶) | گزشتہ سال کی زکوٰۃ کی رقم، اگر ابھی تک ذمہ باقی ہو------------------------- | 10,000/- |
| (۷) | قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی واجب الاداء قسطیں--------------------------- | 10,000/- |

| | |
|---|---|
| وہ کل رقم جو منہا کی جائے گی--------- | 3,80,000/- |
| کل مالِ زکوٰۃ (رقم)------------ | 11,10,000/- |
| وہ رقم جو منہا کی جائے گی----------- | -3,80,000/- |
| وہ رقم جس پر زکوٰۃ واجب ہے--------- | 7,80,000/- |
| مقدار زکوٰۃ: (قابلِ زکوٰۃ رقم کو چالیس پر تقسیم کریں)----------- | 18,250/- |

نوٹ: یہاں تمام رقوم کو بذریعہ مثال واضح کیا گیا ہے۔ آپ اپنے اموال کی حقیقی قیمت درج کر کے مندرجہ بالا طریقہ اختیار کریں۔ آپ ان اموال کی قیمت درج فرمائیں جو آپ کے پاس موجود ہوں اور مذکورہ نمونے کے مطابق زکوٰۃ کا حساب نکالیں۔

**(۱) البتہ وہ بڑے بڑے پیداواری قرضے جن سے ناقابلِ زکوٰۃ اموال خریدے جائیں، منہا نہ ہوں گے۔**

**(اسلام اور جدید معیشت وتجارت ص۹۴)**

علامہ محمد عبداللہ

# اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

خود صحابیہ، ماں باپ صحابی، دادا صحابی، بھائی بہن صحابی، بھتیجے بھانجے صحابی، چار پشتیں شرف صحابیت سے بہرہ ور۔ ’’ایں خانہ ہمہ آفتاب‘‘ کا مصداق سبحان اللہ! پھر باپ کیسا ’’افضل البشر بعدالانبیاء‘‘ ماں کیسی؟ ان کے بارے میں رسول اللہ علیہم نے فرمایا۔

’’**من سره أن ينظر الى امراة من الحور العين فلينظر الى ام رومان**‘‘ جو شخص (جنت کی حور عین میں سے کسی کو دیکھنا چاہے وہ ام رومان (حضرت عائشہ کی والدہ) کو دیکھ لے۔ استیعاب ص (۷۹۲)

خود کیسی تھیں؟ وہبی اور کسبی کمالات کا مجموعہ، نسوانی حسن و جمال کا مرقع، سیرت و کردار کا نمونہ، علم کا بحر بیکراں، گویائی میں سیل رواں، فصاحت و بلاغت کا مجسمہ، اخلاق حسنہ کی پیکر اور سونے پر سہاگہ، یوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پیاری زوجۂ مطہرہ، صدیقہ بنت صدیق، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا۔

ام المؤمنین کا تعارف کیا کرایا جائے؟

آفتاب　آمد　دلیل　آفتاب

آپؓ نبوت کے دسویں سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حبالہ عقد میں مسلک ہوئیں اور ہجرت کے دوسرے سال رخصتی ہو کر حرم سرائے نبوت میں داخل ہوئیں، حضرت عائشہ کے علاوہ باقی تمام ازواج مطہرات حالت بیوگی میں حضورؐ کے نکاح میں آئیں لیکن حضرت عائشہؓ دوشیزگی میں ام المومنین بنیں۔ نہایت ذہین اور عقل مند تھیں، اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر بھرپور علمی استفادہ کیا۔ نتیجتاً آپ قرآن کریم کی رمز شناس، حدیث وفقہ میں باکمال اسرار شریعت کی واقف اور تفقہ و اجتہاد میں بے مثال ثابت ہوئیں۔ اکابر صحابہؓ آپ سے علمی استفادہ کرتے تھے۔ علوم دینیہ کے علاوہ طب، تاریخ اور شعر و شاعری کے فنون میں بھی کوئی کم ہی آپؓ سے ٹکر لے سکتا تھا۔ شعر آپ خود نہ کہتی تھیں، لیکن بہت سے شعراء کا کلام ان کے نوک بر زبان تھا۔ فصیح و بلیغ تو تھیں ہی اس لئے خطابت میں بھی آپ کو بڑا ملکہ تھا۔

رفیقۂ حیات کی حیثیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ مرض الوفات کی شدت کے ایام آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کے گھر میں گزارے، پھر آپ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ آپؐ حضرت عائشہؓ کے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور وفات کے بعد انہیں کا حجرہ آپؐ کا مدفن بنا، جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
کہ سر خم کردہ نے آیند جنسید و بایزید ایں جا

عہد خلافت راشدہ میں حضرت عائشہؓ کی ذات مرجع الخلائق بنی رہی۔حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا تو مسلمانوں کی یکجہتی اور ہم آہنگی کی جگہ افتراق وانتشار نے لے لی۔امت مسلمہ دو دھڑوں میں بٹ گئی۔ایک طرف سیدنا علی المرتضیٰؓ سربراہ تھے، دوسری طرف حضرت طلحہؓ و زبیرؓ تھے۔ان دونوں حضرات نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا اور پھر جمل کا ناخوش گوار واقعہ پیش آیا العیاذ باللہ! اکابر صحابہؓ میں سے کسی کے دل میں کوئی فتور نہیں تھا،سب کا مقصد اصلاح احوال تھا،مگر ایک بدنیت ٹولے کی اندرونی سازش رنگ لائی اور جو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ ہو کر رہا ''وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا''

اس سانحہ کے دوران ادھر حضرت عائشہؓ کے ایلچی کوفہ پہنچے،ادھر حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت سیدنا حسنؓ وہاں پہنچے حضرت عمارؓ نے وہاں جو تقریر کی اس میں حضرت عائشہؓ کے مقام کا اعتراف ان لفظوں میں کیا۔

''انی لاعلم انها لزوجته فی الدنیا و الآخرۃ و لکن الله ابتلاکم لتتبعوه او ایاها''
(صحیح بخاری،ص۵۳۲)

یقیناً میں جانتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ دنیا اور آخرت میں حضورؐ کی زوجہ ہیں،لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتے ہیں کہ تم اس کا حکم مانتے ہو یا بی بی صاحبہ کے پیچھے چلتے ہو۔

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح بخاری میں بحوالہ صحیح ابن حبان،حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا

اما ترضین ان تکونی زوجتی فی الدنیا والآخرۃ

کیا تجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تو دنیا اور آخرت میں میری زوجہ ہے۔

حافظ ابن حجر مزید لکھتے ہیں کہ شاید حضرت عمارؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی فرمان سن رکھا تھا،جس کا اظہار انھوں نے اپنی کوفہ کی تقریر میں کیا تھا۔

المختصر، یہ تھیں گوناگوں کمالات کا مجموعہ اور طرفۂ محاسن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ جو رمضان المبارک ۵۸ھ میں وفات پاکر ملاء اعلیٰ میں اپنے شوہر مکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں۔

رضی الله عنها وارضاها.

یونس تحسین

# منقبت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

آیات میں تمام حقیقت اتار دی
اللہ نے دلیلِ طھارت اتار دی

تاحشر کاذبوں کی مذمت اتار دی
تیرے لیے خدا نے بشارت اتار دی

تیری شہادتوں میں اتارا کلام پاک
اور تیرے دشمنوں پہ ضلالت اتار دی

سب چپ تھے اور عرش کے مالک نے عرش سے
امّی تیری حیا کی ضمانت اتار دی

پانی نہیں ملا تو تیمّم کی ذیل میں
لوگوں پہ تیرے صدقے اجازت اتار دی

زانی کو زانی مشرکوں کو مشرکات ہیں
قرآن میں خدا نے وضاحت اتار دی

مولا نے سورہ نور میں غیض و غضب کے ساتھ
بہتان باز ٹولے پہ لعنت اتار دی

گستاخ امھات کے تجھ پر ہزار ہاتھ
تو نے اپنی ساری ہی غیرت اتار دی

بیٹی کا ہم نے عائشہ سوچا ہوا تھا نام
رب نے ہماری گود میں رحمت اتار دی

تحسیؔن سب کے ذمے ہے اپنے کہے کا بوجھ
خوش ہو کہ رب نے بخت میں مدحت اتار دی

جانشین امیرِ شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ (آخری قسط)

# مقامِ ختم نبوت و مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے، خاموش رہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا آ کر کہا؟ ’’ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَة فَاَرْسَلْنَ اِلَی رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَلَّمَتْه.....‘‘ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آ کر عرض کیا کہ ’’یَا اَبَتِیْ‘‘ اے میرے ابا! میری مائیں کہتی ہیں کہ آپ کچھ ہمارا بھی لحاظ کریں۔جواب سنیئے۔جوابِ لا جواب دیا۔بیٹی کو اور طرح، بیوی کو اور طرح۔بیٹی کو فرمایا: ’’یَابُنَیَّةُ‘‘ میری پیاری بیٹی میری بات سن !اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبّه؟ اور جواب اور سوال۔اچھا تم یہ بتاؤ کہ جس سے مجھے پیار ہوگا تمہیں اس سے پیار ہوگا کہ نہیں؟ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پاس بیٹھی تھیں۔پھر یہ فرمایا ’’فَاَحِبِّیْ هٰذِه‘‘ پھر ان سے پیار کیا کرو ان کی شکایت لے کر کبھی نہ آیا کرو۔

اب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا الٹے پاؤں واپس گئیں۔کہنے لگیں آئندہ مجھے نہ کہنا، عائشہؓ تو میرے ابّاؐ کے دل میں بیٹھی ہوئی ہیں میں کیسے نکال دوں؟ بات سمجھ آ گئی؟ یہ صحیح بخاری کی روایت ہے۔قَالَتْ بَلٰی قَال فَاَحِبِّیْ هٰذِه ۔۔۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو جواب آیا کہ یہ بتاؤ کہ جس کو میں پسند کروں تم اس کو پسند کرو گی کہ نہیں؟ اب جرأت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہیں کہ میں پسند نہیں کرتی!

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام لے کر جھوٹ بکنے والے۔ٹٹ پونجیے ملا، ذاکر اور مجتہد، وہ کالی اور سبز پگڑیوں والے ملونٹے...... جو بک بک کرتے ہیں۔ان کو آنکھیں کھول کے پڑھنا چاہیے، سمجھے! وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جس کا نام بیچتے ہو۔اس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی نے جواب دے کر قیامت تک کے لیے عقیدہ بتا دیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر شکایت کی کسی شکل میں بھی نبی کو برداشت نہیں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سوکن ہیں اس کی بھی نہیں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی بیٹی کی بات بھی برداشت نہیں۔تلقین اور نصیحت یہ کی کہ بیٹی جس سے مجھے پیار ہے تجھ کو بھی پیار کرنا پڑے گا۔شکایت سننے کے لیے میں تیار نہیں ہوں۔ایک یہ وعدہ میں نے پورا کر دیا۔ایک اور وعدہ پورا کر دوں۔بات تو لمبی ہو جائے گی لیکن خیر تھوڑا سا۔

دو حدیثیں پڑھتا ہوں۔اس کے بعد دعا، پھر ختم۔پھر آپ جانیں اور جلسہ جانے، علماء جانیں ویسے بھی آپ مولوی ہنڈا ؤ قوم ہو۔

ہمارا کیا ہے اے بھائی نہ مسٹر ہیں نہ مولانا پکالیں پیس کر دو روٹیاں تھوڑے سے جولانا

## افضلیت سیدنا ابوبکر صدیقؓ بزبان سیدنا علی المرتضیٰؓ:

شام کے محدث ہیں۔ بہت بڑے مؤرخ ہیں۔ علامہ ابن عساکر دمشقیؒ۔ انہوں نے اپنی کتاب میں سیدنا علی مرتضیٰؓ کی روایت نقل کی ہے۔ اور کتابوں میں بھی آئی ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ البالغہ اور ازالہ الخفاء میں ذکر کی ہے۔ الفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ ایک روایت پڑھ دوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کیسے مل گئی؟

بس یہ میرا خاتمہ الکلام ہے۔ سمجھ گئے کہ جھوٹا شیعہ ہے۔ سچا شیعہ بک بک نہیں کیا کرتا۔ سچا شیعہ تو جس کا پیروکار ہو اسی کے نقش قدم پر چلتا ہے۔ میری گزارش سمجھ میں آرہی ہے؟ (جی) جو جھوٹا ہو گا وہ مکار، فریبی...... نام لے گا مرتضیٰؓ کا اور یاری دوستی اپنی نبھائے گا۔ دنیا کے چکر اپنے پورے کرے گا۔ تو پیروں کا نام یوں ہی بکتا ہے۔ بزرگوں کا نام یوں ہی بکتا ہے جس طرح اب رافضی بیچ رہے ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سمجھ گئے۔ جو جواب دیا وہ میں سناتا ہوں۔ اور دونوں روایتیں جو میں پڑھوں گا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اپنی ہیں۔

**عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَاِنِّيْ لَشَاهِدٌ وَمَا اَنَا بِغَائِبٍ، وَمَا بِيْ مَرَضٌ فَرَضِيْنَا لِدُنْيَانَا مَا رَضِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِيْنِنَا**

(ابن عساکرؒ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سوال کا منشا سمجھ گئے کہ یہ بے ایمان مجھ سے یہ کہلوانا چاہتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت غلط ہوئی۔ فرمایا سن، کان کھول کر سن، اب بھی کوئی رافضی سنتا ہے تو کان کھول کر کے سنے۔ میری بات پر اعتبار نہ کریں۔ اپنے کسی بابا کے کہنے پر اعتبار کر کے دیکھ لے۔ غلط ہو تو میں ذمہ دار ہوں۔ فرمایا کہ جناب میں موجود تھا۔ میں موجود تھا۔ زندہ موجود تھا۔ میں تندرست تھا۔ بیمار بھی نہیں تھا۔ مدینے میں مقیم تھا۔ مسافر بھی نہیں تھا۔ فرماتے ہیں کہ: ”وَاِنِّيْ لَشَاهِد“ میں حاضر تھا، دیکھ رہا تھا۔ ”وَمَا اَنَا بِغَائِبٍ“ میں کہیں دور بھی نہیں گیا ہوا تھا۔ ”وَمَا بِيْ مَرَض“ میں بیمار بھی نہیں تھا کہ دور کہیں ہسپتال میں یا گھر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دیکھتے دیکھتے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ نماز پڑھاؤ ”مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ“ کہ جاؤ ابوبکرؓ کو کہو کہ نماز پڑھائیں۔ بات لمبی ہوتی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے وہ بھی کھڑے تھے، حجرے میں گئے، کہنے لگے ”يَا اَبَتِيْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اَقَامَ الصَّلَاۃَ فَتَقَدَّمُ بِالنَّاسِ'' نماز ہی پڑھانے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے آپ ہی پڑھا دیں۔ انہوں نے تکبیر کہنی شروع کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے کھڑے ہوئے۔ جب انہوں نے کہا کہ اللہ اکبر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم آواز نہیں پہچانتے تھے؟ فرمایا ''منْ''؟ کون ہے مصلے پر؟ فرمایا یا رسول اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ فرمایا ''لَا: قُوْلُوْا لَہٗ تَأَخَّرْ ...مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُصَلِّ بِالنَّاسِ'' حضرت عمرؓ نہیں کھڑا ہوگا جس کو میں نے کہا ابوبکرؓ ہی مصلے پر کھڑا ہوگا۔ ہٹا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو کانپ گئے۔ بیٹے کو کہا کہ میں نے تمہیں پہلے کہا تھا۔ بیٹے نے کہا کہ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ خالی نماز پڑھانی ہے۔ کہنے لگے بیٹے تو نہیں سمجھتا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت وخلافت بتانی مقصود ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے غور کیا کہ دنیا اور دین کے اندر سب سے افضل نماز ہے۔ جب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کی سب سے بڑی عبادت کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنا دیا۔ تو ہم نے اپنی دنیا کے لیے بھی اسی کو اپنا امام بنالیا۔ بات سمجھ میں آئی؟

دوسری روایت اس سے بھی آگے ہے۔ ذرا تیز تر ہے۔ کیا کہتے ہیں؟ بارہ مصالحے کی چاٹ۔ نعرہ ہوتا ہے نا

کہ: علی علی علی علی حق دمادم مست قلندر

دمادم مست قلندر تمہیں کہتا ہے نیا بندر

اب جواب سنو! علی کا پہلا نمبر۔ ان بھوتنوں کو پتہ نہیں کہ نمبر لگانا اللہ کا کام ہے۔ تم بدمعاشوں کا کام نہیں ہے۔ سب صحابہ کے نمبر خدا نے لگا دیے ہیں۔ ابوبکرؓ کا نمبر ازل کی کتاب میں لکھا جا چکا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نہیں کھڑا ہوسکا تو سیدین عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کیسے کھڑے ہو جاتے؟ بات سمجھ آ گئی میری؟

اب میں آپ کو ہدیۂ دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چوتھا نمبر میں نہیں کہتا حضرت علی رضی اللہ عنہ خود بولے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خود بتاتے ہیں کہ میرا چوتھا نمبر ہے پہلا نہیں۔ سنیں۔ یہ بھی ابن عساکر کی حدیث ہے۔ اور دارقطنی میں روایت ہے

مولویو، طالب علمو! بقول اباجیؒ سبقاً اس کو یاد رکھنا۔ پھر پتہ نہیں ملاقات ہو یا نہ ہو۔ مر جاؤں تو دعا میں یاد رکھنا۔ تم نے نہ سنی ہوگی نہ پڑی ہوگی۔ تم دیکھتے نہیں کتابوں کو۔ ہمارے نوجوان مولوی بھی رات کو بستر کے اندر ڈائجسٹ پڑھتے ہیں۔ ہوتا ہے جوانی میں ایسا۔ کوئی نئی بات نہیں۔

لیکن کبھی یہ بھی پڑھو۔ میرے کہنے سے پڑھو۔ میری آنکھ سے پڑھو۔

دمادم مست قلندر علی دا پہلا نمبر

میں کہتا ہوں کہ تم ہو بندر۔ تم مجھ سے سن کر جاؤ کہ کس کا ہے پہلا نمبر۔ میں بتا تا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود بتاتے ہیں کہ میرا کون سا نمبر ہے۔ پھر تو مزہ ہے نا؟ (جی) کتاب موجود ہے۔

ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گوئے

میدان میں میں زندہ ہوں۔ جھوٹ ہو جائے تو میں چور۔ چور کی جو سزا وہ میری۔ میری بات سچی ہے۔ پھر حلالی ہو تو مان لو۔ سچی بات کو ماننا مومن کی نشانی ہے۔ نہیں مانتے تو پھر جہنم میں جاؤ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں محفل میں بیٹھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خاص طور پر فرمایا:

اَخْرَجَ الدَّارَ قُطْنِیُ وَ ابْنُ عَسَاکِرِ عَنْعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّقَدِّمَکَ ثَلاثاً فَأَبٰی عَلَیَّ اِلَّا تَقْدِیْمَ اَبِیْ بَکْرٍ (الصواعق المحرقہ مع تطہیر الجنان، ص21، طبع مصر،1375ھ،1956ء) کہ علی رضی اللہ عنہ یہ نہ سمجھنا کہ مجھے تمہاری فکر نہیں ہے۔ تم میرے داماد ہو۔ چچا کے بیٹے بھائی ہو۔ بہادر ہو۔ متقدم الاسلام ہو۔ سابق ہو۔ مہاجر ہو۔ غازی ہو۔ مجاہد ہو۔ نیک ہو۔ سیکڑوں خوبیاں تم میں ہیں۔ میں نے تمہاری خاطر اللہ میاں سے تین دفعہ دعا کی کہ اس کو پہلا نمبر دے دو۔ سمجھ آ رہی ہے؟ کبھی سنی ہے بتاؤ؟ (نہیں) بس دعا مانگتا ہوں۔ دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ ایسی نعمتیں مجھے عطا کرتا رہے میں تم پر بکھیرتا رہوں۔ میری زندگی کا اب کوئی مشن اس کے سوا باقی نہیں۔ بس جن کا کھاتے ہیں ان کا گاتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے دسترخوان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی نعمتیں کھاتے ہیں انہی کا نام لیں گے۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
کہ غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

ہم رات کی اندھیریوں کے پجاری نہیں۔ ہم تو سورج کو اپنا محبوب مانتے ہیں۔ اور اسی کی روشنی کا ذکر کریں گے۔ بات سمجھو! ''سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّقَدِّمَکَ ثَلاثاً'' میں نے اللہ سے تین مرتبہ تنہائی میں دعا کی کہ میرے علی رضی اللہ عنہ کو پہلا نمبر بنا دے۔ ''فَاَبٰی'' اللہ نے صاف انکار کر دیا کہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ ''اِلَّا تَقْدِیْمَ اَبِیْ بَکْر'' کہ میرے محبوب کان کھول کر سن لو! حضرت علی رضی اللہ عنہ تمہیں محبوب ہیں مجھے بھی پسند ہے۔ لیکن خلیفہ بالحق اور خلیفہ بلافصل بالتحقیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوگا۔

اب تو جاتے ہیں میکدے سے میرؔ
پھر ملیں گے جب خدا لایا

خطاب: ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ (ناقل: فیصل اشفاق) (قسط نمبر: 4)

# سیرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مقام: جامع مسجد قطب الدین، جھنگ 1984ء

سیدنا صدیق اکبر سلام اللہ وصلوٰۃ اللہ و رضوانہ علیہ۔ تقابل مت کرو۔ کمپٹیشن کرو گے تو ایسے ایسے خطرناک سوال ابھریں گے کہ تمہاری ہڈیاں بھی چیخ جائیں گی۔ دو اس سوال کا جواب جو فقیر اب کرنے لگا ہے کہ: اگر پہلی خلافت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حق تھا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ چوبیس سال خاموش رہے، تم کیوں چیختے ہو؟ جن کا حق تھا وہ نہیں بولے، تم کیوں بولتے ہو؟ تم انکار کرو کہ تم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ماننے والے نہیں ہو، اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ماننے والے ہو تو زبان کو تالا لگاؤ اور بک بک بند کرو۔ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب خاموش رہے، خلوت وجلوت میں انہوں نے کبھی کچھ نہیں فرمایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کچھ کہا ہو کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرا حق چھین کر لے گئے۔ ''انہ غاصبٌ'' یا تو یہ ثابت کرو۔ نہیں! تو اپنی اس دو دو گز لمبی، غیر ملکی، امپورٹڈ، عجمی زبانوں کو تالا لگاؤ۔ Zipp your Mouth you bleaklist Mullah۔ ''اے بھاڑ بند کر''۔

امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جو کردار ادا کیا، تم وہ کردار ادا کرو، پھر دیکھو ہم تمہارے بھی نوکر ہیں۔ اور اگر تم عبداللہ ابن سبا، حُکیم ابن جبلہ، مالک الاشتر، ابن منذر، ابن علقمی، ابن کنانہ، بشر ابن منذر، محمد ابن ابی بکر اور محمد ابن حذیفہ والا کردار ادا کرو گے تو ہم یقیناً تمہارے لیے معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما ثابت ہوں گے۔ پھر تاریخ اٹھا کے پڑھو کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایک موذی کو پکڑ پکڑ کر لوگوں کو بتایا کہ ''ھذا الرجل الخبیث'' یہ تھا جس نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر تھوکا تھا۔ یہ تھا جس نے گھسیٹا تھا۔ یہ تھا جس نے داڑھی پکڑی تھی۔ یہ تھا جس نے گردن کاٹی تھی۔ یہ تھا جس نے گھر کا راستہ بتایا تھا۔

میرے وہ سنی بھائی، وہ سنی مولوی، وہ سنی پیر! جو سیدین حسن وحسین اور سیدنا علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت کے معاملے میں ہم پر تہمتیں باندھتے ہیں، دشنام والزام دیتے اور جھوٹ بکتے ہیں، وہ سن لیں! اب یہ تماشا نہیں چلے گا۔ الزام ہمیں دیتے ہو اور ان موذیوں کے ساتھ بھی تم ہی نے تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ جن کے ساتھ تم کندھے سے کندھا جوڑ کے رشتے ناطے کرتے ہو، رت جگے کرتے ہو، اپنے پہلو میں بیٹھاتے ہو۔ ان کے بسترِ علالت پر عیادت کے لیے جاتے ہو، ان کی موت پر دعاءِ مغفرت مانگتے ہو، جن کے لیے اللہ نے اپنے رسول سے کہا

''لَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ'' ان موذیوں کی قبر پر نہ کھڑیں ہوں، نہ دعاء مغفرت مانگیں، نہ نماز جنازہ پڑھیں۔ دو میں سے ایک راستہ آپ اختیار کرو۔ ہمیں سزا دے لو۔ جوتے مارلو۔ لیکن ان کے ساتھ تمہاری کوآپریشن کسی صورت سمجھ نہیں آتی۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مزار نجف اشرف میں ہے۔ اگر چہ تاریخ کہتی ہے کہ ایسا نہیں۔ لیکن ہم مان لیتے ہیں۔ لوگ جو ایسے کہتے ہیں۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قدموں کی خاک مل جائے تو اپنے سارے اعمال، قرآن کا حفظ کرنا، تیئیس، چوبیس سال کا وعظ ایک طرف، وہ پاؤں کے قدموں کی خاک سینے پر مل لوں گا تو جہنم کی آگ میرے نزدیک نہیں آئے گی، یہ میرا یقین ہے۔ اس سب کچھ کے باوجود جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ تو نہیں ہو رہا۔ صبح صبح اٹھ کر کہتا ہے ''یا علیؑ'' وہ کہاں ہے؟ وہ خمینی کی نہیں سن رہا تو تیری کیا سنے گا۔

اب ایک نیا فتویٰ بھی چھپ گیا ہے وہ بھی سن لیں۔ ''وحدتِ اسلامی'' میں یہ فتویٰ چھپا ہے کہ امام خمینی کا منکر کافر ہے۔ مسٹر ضیاء الحق صاحب اپنے بارے میں غور فرمائیں۔ ہم تو ان کو اپنا مسلمان بادشاہ سمجھتے ہیں۔ سچی بات ہے۔ مسلمان حکمران ہے نا؟ بادشاہ یا حکمران! کیا فرق ہے اس میں؟ لفظ بادشاہ سے اتنا ڈر کیوں گئے ہو؟ ویسے برا لفظ نہیں ہے۔ یہ الگ مستقل موضوع ہے اس پر چل پڑے تو پھر نقصان ہوگا۔ جناب والا، جناب محترم، مسلمان بھائیو! مت ڈرو اور ہمارے جو موجودہ حکمران ہیں یہ اپنے متعلق بتائیں کہ یہ خمینی کو امام مانتے ہیں کہ نہیں؟ اور نہیں مانتے تو وہ تو کہتا ہے کہ جو خمینی کو امام نہیں مانتا وہ کافر ہے اور صفحہ 81 ''وحدت اسلامی'' جون سن 1983ء کا شمارہ جو انہوں نے پھاڑ دیا ہے، میں نے اسلام آباد تک آدمی بھیجا ہے۔ اس نے فائل کا پرچہ نکالا صفحہ 81 پھٹا ہوا ہے۔ اس میں کیا تھا؟ اس میں آقائے قمبری کی وصیت تھی۔ اس وصیت پر ایک کلمہ درج تھا۔ کلمہ یہ تھا:

''اَشْھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْل وَاَشْھَدُ اَنَّ خَمِیْنِیْ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ'' یہ تھا اس میں۔ میں نے ملک کی چھ سات جگہوں پر اسے پڑھ کے سنایا۔ ملتان میں، تلہ گنگ میں، ڈیرہ غازی خان میں اور بہت سی جگہوں پر۔ پھر میرا وہ صفحہ کسی نے چوری کر لیا۔ بہرحال میرے پاس فوٹوسٹیٹ موجود ہے۔ فوٹوسٹیٹ 200 سے زائد میرے پاس موجود ہیں۔ میں نے ملٹری کی انٹیلیجنسیا ڈیپارٹمنٹ کو وہ فوٹوسٹیٹ کرا کے دیا ہے۔ پولیس کے انٹیلیجنس افسر کو دیا ہے۔ میں نے کہا کہ تم حرام کھاتے ہو جاؤ بتاؤ دیکھو کہ کیا چھپ کے ملک میں آرہا ہے۔ ہمارا پیچھا تو ایسے کرتے ہو کہ جیسے محمد خان ڈھرنالی کی کھوج نکالنی ہو۔ ''او بہیڑا ایہا تیڈی چنج بھیڑی نہ ہووے ہا تے تو بندا بڑا چنگا ہووے۔ اے تیری چُنج بڑی بہڑی اے۔ ہر تھارے منہ مرینڈی ہے کلڑ وانگو، پھوسی اچ وی، اٹے اچ وی، کنی اچ وی، موری اچ وی۔ کھاتا بھی ہمارا دیا

ہے اور بھونکتا بھی ہمیں ہی ہے؟ نام تیرا انٹیلیجنسیا ہے! اللہ کی شان ہے۔ میرے بھائی مجھے بعد میں مار لینا۔ میں تو پہلے بھی مرا ہوا ہوں۔ ہاں اب مجھ میں کیا رکھا ہے؟ جماعتیں خلافِ قانون ہیں۔ رجسٹریشن آپ نہیں کرنے دیتے۔ احتجاجی طریقہ بھی آپ نہیں کرنے دیتے۔ اب تو لے دے کہ ایک زبان ہے مسجد میں بیٹھ کر چلا لیں یا گھر میں بیٹھ کر چلا لیں۔ اور تمہارا بس چلے گا تو تم یہاں بھی آ کر روک دو گے۔ یہی آثار لگ رہے ہیں۔ لیکن پہلے اس کو تو پکڑ جو تمہارا ایمان لوٹ رہا ہے۔ جو تمہارے گھر کو لوٹ کر جا رہا ہے پہلے اس کو تو سنبھالو۔ وہ کہتا ہے کہ جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے، سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافتِ بلافصل ماننا ضروری ہے۔ اسی طرح: اَشْهَدُ اَنَّ خُمِيْنِیْ رُوْحُ اللّٰهِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ

گواہی دیتا ہوں کہ خمینی اللہ کی روح ہے اور اللہ کی آخری حجت ہے اس کی مخلوق پر

اس کو تو سنبھالو۔ ہم نے کیا قصور کیا ہے؟ اور اب پھر وحدت اسلامی کے جنوری کے شمارے میں ہے کہ امام خمینی کا منکر کافر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزائیوں سے نپٹتے نپٹتے آپ سے نپٹنے لگیں گے۔ کس کس سے نپٹیں گے؟ غلام احمد قادیانی کا بیٹا بشیر الدین محمود بھی یہی کہتا ہے کہ میرے ابا کو نہ ماننے والا کافر ہے۔ اور (تم) مسٹر خمینی کی روحانی اولاد، سیاسی اور معنوی اولاد، پاکستان میں فرزندانِ تثلیث تم نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ خمینی کو نہ ماننے والا کافر ہے۔ ہمیں جب کافر کہو گے تو ہم تمہیں کیسے مسلمان کہیں گے؟

پاکستان میں کلام امام کے نام سے خمینی کے کوٹیشنز، اس کے مخصوص مخصوص کلمات نحیثات وہ چھپتے ہیں۔ ان میں لکھا ہوا ہے کہ ''معاویہ'' شراب بھی پیتا تھا اور جمعہ بھی پڑھایا کرتا تھا۔ اور یہ تمام لٹریچر تم پڑھتے ہو۔ ''خانہ فرہنگ ایران'' سے تقسیم ہوتا ہے۔ سکول، کالج، یونیورسٹیوں میں جا رہا ہے۔ اور میں تو حیران ہوں ان مولویوں پر جو لاہور سے اڑتے ہیں ایران۔ کراچی سے اڑتے ہیں ایران۔ تم کیا کرنے جاتے ہو وہاں؟ اور پھر آ کے بیان دیتے ہیں کہ جناب ایران میں سچ مچ کا اسلام آ گیا ہے۔ مچھ کا اسلام ہو گا سچ کا اسلام نہیں ہے۔ اسلام وہاں نہیں آیا۔ میں اس کو اسلام ماننے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہوں۔ فرانس کا ٹکڑا کھانے والے اس نام نہاد دائیں بازو کے ایجنٹ ملاں کے ہاتھوں سے لائے ہوئے انقلاب کو میں اسلامی انقلاب کہہ دوں۔ انتہا پسند رائٹسٹ ہے یہ۔ انتہا پسند دائیں بازوں کا ایجنٹ ہے یہ ملاں خمینی۔ اس نے فرانس میں پندرہ سال رہ کے ٹکنیک حاصل کی ہے انقلاب کی۔ کوئی اسلامی انقلاب نہیں ہے۔ اور پھر وہاں آ کر جو کچھ اس نے کیا وہ سب اسلام ہے؟ اسلام میں بے پردگی کے عوض میں کسی عورت کو گولی مارنا یا قتل کرنا اسلام میں نہیں ہے۔ امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ، کسی فقیہ کی فقہ میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ذخیرہ میں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات عالیہ میں، کہیں لکھا

ہوا دکھا دو کہ جو عورت پردہ نہ کرے اسے گولی مار دو، یہ اسلام ہے؟ اور پھر عراقی فوجی جو پکڑے گئے، ہسپتال میں ان کا علاج نہیں ہوتا۔ میں نام بتا سکتا ہوں اگر مجھے کورٹ میں طلب کیا جائے ان شاء اللہ! ایک ڈاکٹر ان میں سے پاکستان میں آ گیا ہے۔ ان کو نکال دیا کہ تم نے اس کا علاج کیوں کیا ہے، یہ کافر ہے۔ جو خمینی کی فوجوں کے ساتھ عراق میں لڑ رہے ہیں انہیں کافر کہا جاتا ہے۔ اور ان کا علاج نہیں کرنے دیتے ہسپتال میں۔ دو ڈاکٹروں نے کیا ان کو معزول کر دیا ہے۔ یہ رعایت کی گئی ان کے ساتھ کیونکہ وہ پاکستانی تھے، ورنہ گولی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو بھی کچھ نہیں کہا۔ اس کی بیوی (سیدہ ھندہ رضی اللہ عنہا) کو بھی کچھ نہیں کہا۔ اس کے گھر کو نہیں لٹوایا۔ اس کے گھر کو بیت اللہ کے کیلیبر کا گھر بنا دیا کہ جو اللہ کے گھر میں چلا جائے وہ بھی امن میں ہے، جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر میں جائے وہ بھی امن میں ہے۔ اور تم عراق کے ساتھ اپنی سیاسی جنگ کو ''کفر و اسلام'' کی جنگ بنا رہے ہو یہ اسلامی انقلاب ہے؟ اور پھر ملائے خمینی نے، بروزنِ قمینی تم نے اعلان کیا کہ پوری دنیا میں اسلام کی حکومت قائم کرو۔ اچھا پہلے ہم کافر ہیں؟ مصر میں کافر، سعودی عرب کافر، ابوظہبی، دبئ، کویت، پاکستان، افغانستان، ترکی، مصر، سوڈان کافر اور مسلمان صرف ایران ہے، واہ تھور دے بوٹیا جنہوں لگدیں کنڈے پوڑی وندیں۔ (واہ تھور کے پودے جس کو لگتے ہو کانٹے چبھوتے جاتے ہو)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنے والوں کے کرتوت ملاحظہ فرمائیے۔ ہاں جو تمہارا اچھا کام ہے میں اس کی غائبانہ تائید کرتا ہوں۔ تم نے اچھا کام یہ کیا کہ تم نے بہاء اللہ ایرانی کے ماننے والوں کو قتل کیا یہ تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ جو پاکستان میں ہونا چاہیے۔ ضیاء الحق کو چاہیے کہ غلام احمد کے ماننے والوں کو توبہ کے متعلق کہے، یہ مرزا طاہر اینڈ کو، میڈ اِن برٹش امپریل ازم، اس کو کہو کہ یہ توبہ کریں۔ اپنا دادا کی نبوت کو کافرانہ عمل کہے۔ اس کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج مانے۔ اگر یہ نہیں مانتا تو اس کے ساتھ وہی سلوک کرو جو خمینی نے بہائیوں کے ساتھ کیا ہے۔ یہ ایک بات اس کی قابل داد ہے۔ صرف اس ایک بات سے اسلامی حکومت نہیں بنے گی۔ یہ تو اکبر بگٹی جو گورنر تھا بلوچستان کا، اس نے مرزائیوں کا لٹریچر بند کر دیا تھا، داخلہ بند کر دیا تھا مرزائیوں کا، بھٹو کے دور میں بلوچستان کا گورنر تھا اکبر بگٹی نے بلوچستان کے اندر مرزائیوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا اور اس کے لٹریچر کی تبلیغ، پروپیگنڈا، نشر و اشاعت سب بند۔

جناب محترم! سیدنا صدیق اکبر صلواۃ اللہ وسلام اللہ علیہ! ایک بات ان کے سلسلہ میں کہ جب تقابل کرتے ہونا کہ چھین گیا، لوٹ گیا، غاصب ہے۔ ایک مصرعہ میں نے پڑھا تھا بڑا عرصہ ہو گیا ہے۔

حسین کشتہ شد اندر سقیفہ بنو ساعدہ

توبہ توبہ توبہ۔ کہتے ہیں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں نہیں مارے گئے، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تو اس دن قتل ہو گئے تھے جس دن سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھ کر خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی گئی۔ آپ کو شاید یاد ہو دو، تین سال پہلے میں نے بنو ہاشم کے افراد گنوائے تھے۔ بنو ہاشم کے اس وقت جو زندہ افراد تھے چھپن بنتے ہیں۔ چھپن نوجوان، بہادر اور دلیر شمشیر زَن، گھوڑے کی پشت پر بیٹھیں تو گھوڑا خود چمٹ جائے کہ یہ شاہ سوار ہے اس کی قدر کرنی ہے۔ جب وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلافت لے کر نہیں دے سکے تو پھر کمزور آدمی کو تو حق ہی نہیں ہے نبی کی جگہ بیٹھنے کا۔ نبی کی جگہ پر وہی بیٹھے جو اس کو سنبھال سکتا ہو۔ جناب ان کا حق ہی نہیں تھا۔ ان کا حق ہوتا خدا کی قسم کبھی نہ رکتے۔ ہمیشہ ایک ہی بات کہتا ہوں آج بھی وہی کہوں گا کہ جب حق تھا تو ماں کے ساتھ لڑنا گوارا کیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہیں لڑے حضرت علی رضی اللہ عنہ؟ جب حق تھا تو ماں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ لڑنے میں کوئی عیب محسوس نہیں کیا۔ جب حق نہیں تھا تو بھائی (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کیسے لڑتے؟

اور اچھرہ کے چودھری صاحب کے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے ایک بات کہی ہے وہ بھی ساتھ ساتھ چلا تا جاؤں۔ کہا گیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اے علیؓ! اگر تو خلافت پسند کرتا ہے اور حق بھی تیرا ہے تو میں پیادوں اور گھڑ سواروں سے میدان بھر دوں گا تم تیار ہو جاؤ۔ کیا کہا کسی نے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد کتنے دنوں میں خلافت کا فیصلہ ہوا ہے؟ آپ بتا سکتے ہیں؟

تین دن میں۔

تین دن میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم گرامی باہر رہا اور تین دن ہی یہ مسئلہ زیر بحث رہا۔ تین دن کے بعد یہ فیصلہ ہو گیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کس سواری پر نجران سے مدینہ طیبہ پہنچے؟ جو سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے علیؓ! کھڑا ہو جا۔ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔ (جاری ہے)

☆......☆......☆

مولانا محمد مغیرہ (ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان) (قسط نمبر:15)

# محاذ ختم نبوت پر گزرے وقت کی یادیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے ایک مقامی دوست جو قادیانیوں کے بارے میں بہت نرم گوشہ رکھتے تھے اور ہمیشہ میرے ساتھ قادیانیوں کی حمایت میں خوب مباحثہ کیا کرتے تھے ملاقات کے ارادے سے حسب معمول آئے اور کہنے لگے کہ قادیانیوں کو عام مسلمان جو کافر کہتے ہیں اس کہنے کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی، یہ بس تم مولویوں نے ایک بات بنا رکھی ہے۔ مجھے افسوس تو بہت ہوا مگر میں نے ان کو دفتر میں بٹھایا اور قادیانیوں کی کفر پر مبنی تحریریں ان کی کتابوں سے نکال نکال کر پیش کرتا گیا مگر اللہ کی شان ہے کہ وہ میری ہر بات کو جیسے ہوا ہی میں اُڑانے لگے۔ میں ان کا رویہ دیکھ کر اندر سے کسی قدر پریشان بھی ہوا، بلکہ سچ کہوں تو قادیانیوں کی اس خواہ مخواہ کی وکالت پر مجھے افسوس و غصہ بھی شدت سے محسوس ہونے لگا۔ مگر اس کے ساتھ ہی خیال آیا کہ یہ صاحب پہلے بھی قادیانیوں سے کچھ زیادہ ہی متاثر ہیں، آج اگر ان کو مطمئن نہ کر سکا یا غصہ کی کوئی بات میرے منہ سے نکل گئی تو بہت برا ہوگا۔ خدانخواستہ یہ صاحب سرے سے قادیانیت کی آغوش ہی میں نہ جا بیٹھیں، یہ لوگوں کو یہی کہتے پھریں گے کہ مولوی مغیرہ مجھے جواب نہ دے سکا اور پھر غصہ پر اتر آیا۔ چونکہ یہ بندہ علاقہ کا چلتا پھرتا آدمی ہے اس سے تو دعوت کو بہت نقصان ہوگا۔ میں نے جبری طور پر تحمل کا مظاہرہ کیا اور اپنے غصہ پر بھی کنٹرول کیا اور اس کو بھی سنبھالنے کی کوشش کی اور پورے اعتماد کے ساتھ قادیانیوں کی کتابوں سے قادیانیوں کی کفریات نکال کر پیش کرتا رہا۔ وہ میری ہر بات کی کوئی تاویل کر دیتا کہ اس کا یہ معنیٰ بھی تو ہو سکتا ہے۔ جو کفر یہ نہیں ہے (قادیانیوں کی وجوہ کفر کیا ہیں یہ ایک الگ موضوع ہے اور اللہ نے توفیق دی تو اس پر بھی ہم کچھ لکھیں گے)۔

بہر حال میں قادیانیوں کی وجوہات کفر، قادیانیوں کی کتب سے ایک ایک کر کے دکھاتا گیا وہ کتاب میں حوالہ کی عبارت پڑھنے کے بعد ہوا میں اڑا دیتا۔ کوئی تاویل کر کے کہتا کوئی اور ہے تو دکھاؤ یہاں تک کہ میں نے روحانی خزائن کی جلد ۱۱، ص ۲۸۹ سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ عبارت پیش کی:

''ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی''

اور دو سطروں کے بعد یوں ہے کہ:

''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی''

اور اسی جلد کے صفحہ ۲۹۰ کے آخر میں مرزا جی لکھتے ہیں کہ:

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا''۔

اور ایسے ہی اگلے صفحہ ۲۹۱ پر ہے کہ:

''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر تھا، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا''۔

یہ عبارت پیش کرنے کے بعد میں نے بس اتنا کہا کہ ذرا یہاں سے بھی آگے پیچھے سے ملا کر پڑھ لو، اور بتاؤ تو اگر یہ بھی کفر نہیں ہے تو پھر کفر کہتے کس کو ہیں۔ وہ صاحب ان کو پڑھ کر سر جھکائے کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے۔ چہرہ سے پریشانی ظاہر ہونے لگی، طبیعت کی تیزی اور مزاج کے ہلکا پن کو کسی قدر کچھ روک لگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ میں بھی ذرل خاموش ہو کر دیکھنے لگا کہ اب کیا کہتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھایا تو کہنے لگے کہ ہاں بھائی آج قادیانیوں کا کفر سمجھ آ گیا۔ میں کس کس بات کو رد کرتا رہوں گا۔

عام طور پر قادیانیوں سے گفتگو ہوتی ہے تو ان کے ہاں گفتگو کے موضوعات میں کچھ پسندیدہ اور کچھ ناپسندیدہ موضوعات کی تفریق کا احساس ہوا، مثلاً عام طور قادیانی حیات و وفات مسیح پر ہی گفتگو کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور مرزا قادیانی کی صداقت و کذب پر گفتگو کرنے سے کتراتے ہیں۔ ہم چونکہ دعوتی مزاج سے کام کرتے رہے ہیں اس لیے ہم نے بھی ان کو کبھی صدق و کذب مرزا قادیانی پر گفتگو کے لیے مجبور نہیں کیا۔ مگر یہ بات یقینی ہے کہ قادیانیت پر گفتگو کا اصل دروازہ یہی صداقت و کذب مرزا غلام احمد قادیانی کا موضوع ہے، اس لیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار گمراہی ہونے کے باوجود قادیانیوں کے کفر کی مرکزی وجہ نہیں، یا ان سے ہمارے اختلاف کی اساسی بنیاد نہیں، جس بات پر ہمارا ان سے اختلاف ہے وہ مرزا صاحب کی شخصیت ہے اور ان کا دعوائے نبوت۔

علاقائی تعلق سے دوستی رکھنے والے ایک مسلمان دوست جو قادیانیوں سے بھی شخصی تعلق رکھتے تھے ایک بار مجھ سے کہنے لگے کہ کوئی کام ہو تو مجھے بتاؤ۔ میں نے کہا کہ آج تک لاتعداد مواقع پر حیات و وفاتِ سیدنا مسیح علیہ السلام، اجرائے نبوّت، ختم نبوت وغیرہ پر قادیانی مبلغین اور عوام سے گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی شخصیت پر گفتگو کے لیے کبھی کوئی قادیانی آمادہ نہیں ہوا، میری خواہش ہے کہ اس عنوان پر کسی قادیانی سے گفتگو کروں۔ اور مقصد بھی بتا دوں، صرف یہ خیال ہے کہ مرزا جی کی وہ عبارات جن سے ان کے جھوٹے ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا ان عبارات کا وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ میرے دوست نے کہا کہ میں اس کے لیے کوشش کرتا ہوں۔ کچھ ہی دن بعد مجھے بتایا کہ میں نے اپنے ایک قادیانی تعلقدار سے بات کی ہے کہ اس کے مکان پر اس طرح بات رکھنی چاہیے۔ وہ اس پر آمادہ ہو گیا ہے۔

اتفاقاً میں نے ایک ملاقات میں ہمارے مرحوم دوست حضرت مولانا مشتاق احمد سے اس ملاقات کا ذکر بھی کیا۔ آپ مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم کے مدرسہ دعوت وارشاد چنیوٹ کے شعبہ تحفظ ختم نبوت کے انچارج تھے۔ مولانا مرحوم نے اس ترتیب کو درست نہ سمجھا۔ خاص طور پر اس بات پر ان کو تشویش تھی کہ گفتگو کے لیے تم قادیانیوں کے گھر میں جاؤ گے، وہاں وہ کچھ بھی کرلیں تمھارے پاس جواباً ردعمل کے مواقع کم ہوں گے، پھر بعد میں وہ عامۃ الناس کے سامنے کچھ بھی کہتے رہیں تم کیا کرلو گے؟ ایسی گفتگو تو عوامی مواقع پر ہونی چاہیے۔ مجھے ان کی تشویش کا سبب تو سمجھ میں آیا مگر چونکہ پروگرام بن چکا تھا اس لیے اب تبدیلی ممکن نہ تھی لہذا ہم اسی پر پرعزم رہے۔ میری خواہش تھی کہ اس گفتگو میں کوئی پڑھا لکھا مربی شریک ہو مگر جب اس قادیانی کے مکان پر پہنچے تو مایوسی ہوئی کہ کوئی عالم یا پڑھا لکھا آدمی نظر نہیں آیا۔ ایک نیم خواندہ سا پرجوش قادیانی جو اکثر ان گفتگوؤں میں آجاتا تھا وہی موجود تھا۔

ہم ملاقات کے ابتدائی تبادلۂ خیال میں مصروف تھے کہ ایک قادیانی مربی صاحب بھی آن وارد ہوئے۔ اب معلوم نہیں کہ ان کی آمد اتفاقیہ طور پر تھی یا پہلے سے پروگرام تھا۔ صاحب مکان نے تعارف کروایا کہ یہ دنیاپور میں سلسلہ احمدیہ کے مربی ہیں۔ ان کا نام تو اب میں بھول رہا ہوں لیکن تخلص "شمس" تھا۔ میں ان سے بھی اسی مروت کے انداز میں پیش آیا اور وہ بھی بے تکلف رنگ میں بیٹھ گئے۔ میں نے ان کو ایک بات کی طرف توجہ دلائی کہ یہ کوئی لڑائی کی بات نہیں، مقصود افہام و تفہیم ہے، کوئی مناظرہ نہیں، کوئی فتح و شکست کی بات نہیں۔ ایک بڑی سادہ سی بات ہے کہ آپ سلسلہ احمدیہ کے مربی ہیں اور میں بھی ایک ٹوٹا پھوٹا چھوٹا سا مولوی ہوں۔ ہمارا اور آپ کا سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات و وفات میں اختلاف ہے۔ اس پر پچھلی صدی سے بڑے مناظرے ہو رہے ہیں۔ ہم نے بھی اس موضوع پر بہت بات کی ہے۔ اب ذرا ہم آپس کے اختلاف اور ایک دوسرے کے دلیلوں سے صرفِ نظر بھی کرلیں اور محض ایک بات کی طرف ذرا توجہ دیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر چودہ صدیوں کے علماء، مفسرین، محدثین گزرے ہیں۔ ان چودہ صدیوں میں امت محمدیہ کا اس مسئلے پر کیا اعتقاد رہا ہے کیا ساری کی ساری امت اور اس کے سب نیک پاک لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل رہے ہیں یا وفات کے؟ اگر حیات کے قائل رہے ہیں تو آپ اپنی رائے چھوڑ کر امت کے اس متفقہ عقیدہ کو اپنا لیں اور اگر امت کا عقیدہ وفات کا عقیدہ رہا ہے تو ہم اپنی بات کو چھوڑ کر آپ کے وفات مسیح کے عقیدہ کو اپنا لیتے ہیں۔ اور اگر یہ عقیدہ مختلف فیہ رہا ہو کہ امت کے کچھ لوگ حیات مسیح اور کچھ وفات مسیح کے قائل ہوں تو اس مسئلہ میں ہم ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہیں۔ وہ کہنے لگے کہ یہ آپ نے ایک نئے رنگ کی بات کی ہے میں اس پر ضرور مطالعہ کروں گا۔ سرِ دست میں ذرا عجلت میں ہوں ورنہ بیٹھ کر بات کرتا۔ میں نے ان کا فون نمبر لے لیا۔ برسبیلِ تذکرہ بتادوں کہ ان شمس صاحب سے بعد میں بھی رابطہ رہا۔ جب میں پوچھتا کہ آپ

نے کیا مطالعہ کیا؟ وہ یہی کہتے کہ میں اس پر تحقیق کی کوشش کر رہا ہوں۔ راقم رابطہ میں رہا، کچھ دنوں کے بعد فون گھر کی کسی خاتون نے سنا اور بتایا کہ شمس صاحب بیمار ہیں، ہسپتال میں داخل ہیں اور پھر فون سے رابطہ بھی منقطع ہو گیا۔

خیر اس دن قادیانی کے مکان پر جب شمس صاحب چلے گئے تو ہم نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا کہ ہم آپ سے کئی عنوانات پر بات کر چکے ہیں، آپ کا موقف ہمارے سامنے آ گیا مگر مرزا جی کی کچھ عبارتیں جن کے بارے میں آپ کے موقف سے آگاہی نہیں ہو سکی، آج انھی سے متعلق آپ سے مذاکرہ کرنا مقصود ہے۔ انھوں نے کہا کہ وہ کون سی عبارات ہیں۔ میں مرزا جی کی کئی کتب ساتھ اٹھا کر لے کر گیا ہوا تھا، میں نے روحانی خزائن کی جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 404 پر موجود یہ عبارت نکال کر پڑھی کہ

''لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیئے جائیں اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا''

اس عبارت میں جو کچھ مرزا جی نے قرآن مجید اور احادیث کا نام لے کر کہا کہ یہ سب باتیں قرآن مجید اور احادیث میں ہیں۔ اب احادیث کا ذخیرہ تو بہت وسیع ہے۔ قرآن مجید تیس پاروں میں ہر گھر موجود ہے تو یہ سب باتیں قرآن مجید کے کس بارے کس سورۃ میں مذکور ہیں۔ اور اگر آپ کا جی چاہے تو احادیث رسول سے بھی دکھا دیں۔ مگر میرے خیال میں قرآن سے دکھانا زیادہ آسان ہے۔ یہ کہہ کر میں نے روحانی خزائن کی جلد ۱۷ اس عبارت کے مقام سے کھول کر اس کے ہاتھ میں تھما دی۔ وہ بڑی دیر تک اس عبارت کو دیکھتا رہا، پھر کہنے لگا کہ اگلی عبارت کون سی ہے؟

اس کے بعد میں نے مرزا جی کی ایک اور عبارت روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۶۵ سے نکال کر اس کو پیش کی:

''چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود کا آنا جس قدر حدیثوں سے قرآن سے اولیاء کے مکاشفات سے بپایہ ثبوت پہنچتا ہے، حاجت بیان نہیں پھر جو دعویٰ اپنے محل اور موقعہ پر ہے اس کے رد کرنے سے تو ایک متقی آدمی کا بدن کانپ جاتا ہے''۔

اس کے بعد میں اس انتظار میں تھا کہ مرزا قادیانی کی ان عبارتوں کے پڑھنے کے بعد مرزا جی کا امتی اپنے نبی، مسیح موعود اور مہدی موعود کی اس عبارت میں سو فیصد جھوٹ لکھنے پر کیا فرماتا ہے: کیا کوئی نبی بلکہ کوئی ولی یا شریف آدمی جھوٹ بولتا ہے اور پھر اتنی جسارت کہ قرآن مجید پر جھوٹ، اس کو کیا نام دیا جانا چاہیے۔ مگر وہ صراحت کے

ساتھ گویا ہوا کہ ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

قارئین محترم! جب میں یہ الفاظ تحریر کررہا ہوں اس وقت کوئی قادیانی میرے سامنے نہیں ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ مقابل آدمی سامنے ہو تو پھر یہ بات کرنی چاہیے۔ تو عرض کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کی کتابیں قادیانیوں کے پاس موجود ہیں اور اگر وہ آخرت، قیامت اور قبر کو سامنے رکھ کر کوئی خصوصی توجہ فرمالیں اور یہ عبارتیں مرزا قادیانی کی کتب میں اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور یقیناً یہ عبارتیں مرزا قادیانی کی ان محولہ کتب میں مل جائیں گی تو پھر یہ سب کچھ قرآن مجید میں ڈھونڈنے کی کوشش کریں یا کسی اپنے مربیِ سلسلہ احمدیہ سے پوچھیں۔ پوچھ کر خاموش نہ ہوں بلکہ مربی کے پیچھے پڑ جائیں کہ قرآن مجید میں دکھائیں اور یقیناً وہ نہیں دکھا پائے گا۔ تو آپ خود فیصلہ کرلیں کہ جو شخص قرآن پر جھوٹ بولنے سے نہیں شرمایا وہ باقی معاملات، دعویٰ نبوت و مسیحیت و مہدویت میں کب شرمایا ہوگا۔

انھی عبارتوں سے یاد آیا کہ ایک بار میرے پاس دو نوجوان آئے اور اپنے تعارف میں اپنا قادیانی ہونا بتایا کہ کچھ مسائل میں گفتگو کرنی ہے۔ میں نے کہا میں حاضر ہوں۔ وہ میرے پاس وقفے وقفے سے کئی دفعہ آئے۔ میں ہمیشہ ان کو خوش مزاجی سے ملنے کی کوشش کرتا، مختلف امور پر تھوڑی تھوڑی گفتگو ہو جاتی۔ کبھی ان کی کسی بات کا جواب دینے کی کوشش کرتا تو وہ اکثر مجھے کہتے کہ یہ تو مولویوں والی باتیں ہیں۔ اس جواب کو میں ہنس کر ٹال دیتا۔ یہ بھی نہ کہتا کہ بات مولویوں والی ہو یا نہ ہو اس سے غلط یا صحیح ہونے کا فیصلہ کیسے ہوگیا؟ بات کوئی بھی کرے اس کو اس کے اپنے میرٹ پر پرکھنا چاہیے۔ پر میرے ہنسی میں بات ڈال دینے کی وجہ سے ان کا اپنی بات بے درنگ کہہ ڈالنے کا حوصلہ بڑھنے لگا۔ میری بھی خواہش یہی تھی کہ وہ کھل کر اپنا اعتراض سامنے رکھیں تاکہ وضاحت سے گفتگو ہو سکے میں نے بھی ان کے اس حوصلے کو بڑھنے میں ان کی مدد کی کہ کوئی سخت ردعمل نہ دیتا۔ جس سے ان کا رویہ مزید تبدیل ہونے لگا اور مجھے تو یوں محسوس ہوا کہ اب وہ بجائے مسائلِ اختلافیہ پر گفتگو کرنے کے، مجھے تبلیغ قادیانیت کی غرض سے آتے ہیں۔

مثلاً ایک دفعہ بڑے اچھے لہجے میں اور بڑی ہمدردی کے ساتھ کہنے لگے کہ آپ سے کئی مسائل میں گفتگو کی ہے محسوس ہوتا ہے آپ بڑے اچھے آدمی ہیں۔ ہماری ایک محبت بھری درخواست ہے کہ آپ استخارہ کرلیں اور اللہ سے مانگیں کہ وہ آپ کی رہنمائی کریں کہ احمدیت سچی ہے کہ نہیں۔ ان کی اس بات پر مجھے بہت تکلیف ہوئی کہ کم بخت میری کوئی بات سنتے نہیں ہیں، بلکہ اپنی ہی منوانے پر تلے ہوئے ہیں۔ میں نے فوراً ہی کہہ دیا کہ استخارہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو، وہ میں کئی بار کر چکا ہوں۔ اس پر وہ چونک کر کہنے لگے پھر آپ کے استخارے میں کیا آیا تھا؟ کچھ اطلاع ہوئی؟ میں نے کہا بالکل ہوئی۔ کہنے لگے کیا؟ میں نے کہا میں نے دیکھا کہ خواب میں کوئی آدمی ہے جس کے ہاتھ میں براہین احمدیہ ہے۔ میں صبح بیدار ہوا تو جان گیا کہ مجھے براہین احمدیہ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ میں نے

براہین احمدیہ کی ورق گردانی کی تو مجھے براہین احمدیہ، روحانی خزائن کی جلد 1، ص:593 پر یہ عبارت ملی، مرزا صاحب کی تحریر ہے:

**''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ(فتح:۲۸)**

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین کا وعدہ دیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا''

اور ایسے ہی مرزا جی نے آگے چل کر تحریر کیا کہ:

''وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لیے قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے''۔

میں نے کہا کہ اس استخارے کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ یہی عقیدہ قرآن کا مطلوب ومقصود ہے اسی لیے مجھے استخارے میں اس کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

اس پر وہ ششدر ہو کر رہ گئے ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے غبارہ سے ہوا نکل جاتی ہے۔ گفتگو بالکل رک گئی۔ میں ان کے چہروں کی طرف دیکھنے لگا کہ کچھ تو کہیں گے؟ مگر ذرا توقف کے بعد انھوں نے کہا کہ ابھی تو ہم جاتے ہیں پھر آئیں گے۔

اس کے بعد وہ ایک بار آئے تو میں نے ایک اور عبارت ان کے سامنے پیش کی کہ یہ دیکھو مرزا جی کی کتابوں کے مجموعہ روحانی خزائن کی جلد 4 صفحہ 337 پر یہ عبارت ہے:

''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی دفعہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جن کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے ان کی نسبت آواز آئے گی کہ **ھذا خلیفۃ اللہ المھدی** اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے اور جو اس کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے لیکن وہ حدیث جو معترض صاحب نے پیش کی ہے علماء کو اس میں کئی طرح کا جرح ہے اور اس کی صحت میں کلام ہے''۔

میں نے مرزا قادیانی کی یہ عبارت ان کو پڑھ کر سنائی۔ کتاب ان کے سامنے تھی۔ کتاب کی عبارت بھی اپنی آنکھوں سے پڑھ لی۔ میں نے عرض کی کہ یہ بات کہ آخری زمانہ میں بعض کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جن کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے نسبت آواز آنے لگے گی کہ ''ھذ اخلیفۃ اللہ المہدی'' یہ عبارت

بخاری شریف میں کہیں بھی نہیں ملی۔ اگر آپ میرے ساتھ تعاون کریں کسی مربی سے پوچھ کر بتائیں کہ مرزا جی کی بیان کردہ یہ عبارت بخاری شریف کی کس جلد اور کس صفحے میں ہے جس پر انھوں نے کہا ٹھیک ہے، ہم پوچھ کے بتائیں گے۔

اس کے بعد بس وہ ایک ہی بار آئے۔ ادھر ادھر کی بات کرنے لگے تو میں نے کہا پہلے وہ بخاری شریف والی بات بتا دیں۔ کہنے لگے کہ ہم نے فلاں مربی سے اس بارے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ بخاری شریف کو امام بخاری چھے شاگردوں کو املاء کروا کر لکھوایا تھا اور ان چھ شاگردوں میں سے ایک شاگرد کی لکھی ہوئی بخاری میں یہ حدیث ہے باقی پانچ شاگردوں کی لکھی ہوئی بخاری میں نہیں ہے۔ اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ وہ بخاری شریف کا نسخہ جس میں یہ حدیث تھی چونکہ اس میں وہ حدیث تھی جو مرزا جی کے حق میں جاتی تھی لہذا مولویوں نے اس نسخہ کو چلنے ہی نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے اس کی تحقیق ہو سکتی ہے مگر بخاری شریف کا وہ نسخہ تمہارے پاس تو یقیناً ہوگا مربی صاحب سے کہنا کہ بخاری شریف کے اس نسخہ کے وہ اوراق جس میں وہ حدیث ہے وہ فوٹو کروا کر بھجوا دیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے فوٹوسٹیٹ لائیں گے مگر وہ پھر واپس نہ پلٹے۔

ان کا واپس نہ پلٹنا کوئی مسئلہ نہیں اور نہ ہی اس پر کوئی حیرت ہے یہ ان کے معمول کا حصہ ہیں مگر فکر کی بات یہ ہے کہ میں تو بہر حال ایک ٹوٹا پھوٹا مولوی تھا اور ان کی امام بخاری کے چھے شاگردوں سے املائی چھے نسخے کی بات کی حقیقت سے واقف تھا۔ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ دو نمبری اور دھوکہ کر رہے ہیں۔ لیکن اگر یہی بات کسی عام آدمی کو کہتے تو وہ یقیناً اس فریب اور دھوکہ میں پھنس کر اپنی آخرت برباد کر چکا ہوتا۔ اسی سے قادیانیت کے پورے دھرم کے دلائل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ (جاری ہے)

Saleem&Company
Bahar Chowk, Masoom Shah Road, Multan.
SINCE 1968
Manufacture of Quality Furniture, Government Contractors, Electronics & General Order Suppliers
سلیم اینڈ کمپنی
0302-8630028
061 -4552446
فون نمبر:
بہار چوک معصوم شاہ روڈ ملتان
Email:saleemco1@gmail,com

ڈاکٹر محمد آصف (مرکزی نائب ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان)

# اسلام کا نظامِ دعوت وتبلیغ

انسانی رہنمائی کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضور نبی کریم خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلی علیہ وسلم پر آ کر مکمل ہو گیا۔ اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ اب رہتی دنیا تک آقا علیہ السلام کی طرف سے دیا جانے والا پیغام ہی برحق ہے۔

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران، آیت:19)

''ترجمہ: بے شک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔''

اللہ رب العالمین کے نزدیک دین اسلام ہی پسندیدہ ہے اور مکمل اور کامل تعلیمات کا حامل دین ہے۔

(الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) (المائدہ آیت (3)

ترجمہ: ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے) پسند کر لیا۔''

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آخری پیغام کو کائنات کے تمام انسانوں تک حکمت وبصیرت کے ساتھ پہنچایا جائے۔ آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری اُمت کے ہر ہر فرد مومن کی ذمہ داری ہے چاہے وہ پرانے مذاہب کے ماننے والے لوگ ہوں یا اس اُمت میں سے گمراہ ہو کر کسی بھی فتنے کا شکار ہو کر اپنا ایمان لٹا بیٹھے ہوں یا رب العالمین کا اور مذہب کا انکار کر کے الحاد کا شکار ہو چکے ہوں سب پر حکم لگانے کی بجائے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلوبِ دعوت کے ساتھ دعوت الی اللہ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

## داعی کی اہمیت

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

(وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِين)

(سورۃ حم السجدۃ، آیت:33)

ترجمہ: ''اور اس شخص سے زیادہ خوش گفتار کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے: بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔''

جو شخص لوگوں کو اللہ تعالی کی طرف بلائے، اللہ تعالی پر ایمان کی دعوت دے اللہ تعالیٰ کے دین اور احکامات پر عمل کرنے کی دعوت دے۔ اس سے بہتر اور افضل بات کسی کی نہیں ہو سکتی۔ پوری کائنات میں کسی انسان کی زبان سے نکلنے والی کوئی بات دعوت الی اللہ سے بڑھ کر نہیں۔ بہت ہی خوش قسمت اور بانصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اس عظیم عمل کی نسبت مل جائے اور جن کی صلاحیتیں اور زندگیاں اس عمل پر لگ جائیں۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی محبت کا مرکزی محور بھی یہی ''دعوت الی اللہ'' ہی ہوا کرتا تھا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی داعی الی اللہ تھے۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ختم نبوت کی برکت سے یہ عظیم مشن اور عظیم منصب امت کی طرف منتقل ہو گیا۔ اب امت کے خوش نصیب داعی تا قیامت اس مشن کو لیے گلی گلی کوچہ کوچہ اسلام کا پرچم لہراتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

## دعوت کے مراحل

یہ بھی یاد رہے کہ ''دعوت'' کو اللہ رب العالمین نے حکمت کے ساتھ جوڑا ہے اور حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ دعوت کو بوجھل نہ بننے دیں، کہ اپنا سارا علم آج ہی جھاڑنا شروع کر دیں۔ آپ کی دعوت مرحلہ وار ہو، فوری نتیجہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔

## دعوت الی اللہ میں مراحل

پہلا مرحلہ: اپنے مریض کی ہمدردی اور غم خواری، تالیف قلب کر کے اُن کے ساتھ تعلق بنانا ہے۔

دوسرا مرحلہ: دعوت توحید

تیرا مرحلہ مشترک باتوں پر تبادلہ خیال

چوتھا مرحلہ: تذکرہ آخرت

پانچواں مرحلہ: رسالت

چھٹا مرحلہ: پہلے تشخیص کریں اُس کے بعد جو مرض سامنے آئے اُس پر عمدہ طریقے سے بات شروع کریں۔

دعوت الی اللہ کا کام محض فلسفہ یا نظریہ نہیں، یہ بے تابئ دل اور بے قرارئ روح کی کیفیت کا نام ہے جو حق کا پیغام دنیائے انسانیت کو پہنچانے کے لیے ایک بندۂ مومن کو مضطرب اور بے قرار کر دیتی ہے۔
خیر خواہی کے جذبے سے اللہ کی محبت میں، مظلوم انسانیت کو کفر و شرک اور گمراہی کے اندھیروں سے نکالنے کے لیے

جدوجہد اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ سے نکالنے کی مخلصانہ دعوت حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی اصل سنت ہے۔

دعوت دین کے فریضے کی اہمیت اگر دل میں ہو اور ذہن میں ایک ایک انسان کے جنت میں جانے کی اور ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر ہو تو پھر کسی بھی قیمت پر کسی انسان کے اسلام کے سایہ میں آنے کے موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا جا سکتا۔ اس کے لیے اُمت کی ذہن سازی اور ہر طرح کی غلط فہمیوں اور خام خیالیوں کا ازالہ ضروری ہے۔

دعوت الی اللہ کے ذریعے اللہ پاک دنیا میں کامیابیاں عطا فرماتا ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں کو کامیابیاں ملتی ہیں۔ مسلمان صرف مدرسہ میں پڑھنے یا پڑھانے سے ہی دیندار نہیں بنتا۔ کوئی بھی مسلمان دنیا کے کسی بھی شعبہ میں ہو اگر وہ اسلام پر عمل کرتا ہے تو وہ دیندار کہلانے کے لائق ہے۔

جب انسان معاشرے کی خرابیوں کو دیکھتا ہے تو اُس کے دل میں ایک کڑھن اور جلن پیدا ہوتی ہے کہ یہاں پر بگاڑ کیوں ہے؟ اس کو یہ لوگ کیوں نہیں سدھارتے؟ پھر اس حوالے سے دماغ میں ایک نظریہ قائم ہوتا ہے۔ اس نظریے میں فطری طور پر بہت شدت ہوتی ہے۔ یہ ہر اُس آدمی کے ساتھ ہوتا ہے جس کے دل میں تھوڑی سی بھی انسانیت کی ہمدردی ہے۔ انسانیت کے لیے ایک دھڑکتا ہوا دل اور سوچنے والا دماغ ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ آتا ہے اس درد کو لوگوں کے سامنے بیان کرنے کا۔ اب آپ کے پاس دو آپشنز ہوتے ہیں۔ (1) محض اپنے دل کی کڑھن کو لوگوں کے سامنے رکھنا۔ (2) اصلاح کی غرض سے انسانیت کو ایک پیغام پہنچانا۔

اگر آپ کا مقصد اصلاح ہے تو پھر آپ کو اپنے نظریے کے ساتھ ایک فلٹر لگانا ہوگا جو اس نظریے کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے وقت اس کی تلخی کو کم کر دے اور پھر آپ کو لوگوں کے سامنے یہ بات رکھنی ہوگی منانے والے انداز میں۔ اپنی تلخی کو درد میں تبدیل کریں اور دردمندانہ انداز میں لوگوں کے سامنے اپنی بات رکھیں۔ اپنے مدعو کے ساتھ طعن و تشنیع والا رویہ اختیار نہ کریں ورنہ جواباً آپ کا مدعو معقول دلائل کو بھی ردی کی ٹوکری میں ڈال دے گا اور مثبت تنقید کا اثر قبول کرنے کی بجائے ”لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِيْن“ کہنے پر مجبور ہو جائے گا۔

یاد رکھیے! باطل جس معیار اور حیثیت کا ہوتا ہے مدمقابل بھی اسی حیثیت کا ہونا چاہیے۔ چاہے آپ کتنے ہی بڑے معقولی اور صلاحیت مند ہوں لیکن اگر باطل کے معیار اور ٹکر کے آدمی نہیں ہیں تو سامنے والا کبھی بھی آپ کی بات قبول نہیں کرے گا۔ یہ ایک نفسیاتی چیز ہے جس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

یاد رکھیں! عزت نفس انسان کو سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ اپنی عزت نفس کی خاطر تو جانور بھی کیا سے کیا کر جاتے ہیں۔ یہ تو خیر پھر بھی انسان ہے جس کو پہلے سے ہی اشرف المخلوقات جیسا ٹائٹل اور لقب دیا جا چکا ہے۔ تلخ مزاجی کے ساتھ تو جانور بھی نہیں سدھائے جا سکتے تو پھر ضدی دماغ انسان کیسے سدھارے جا سکتے ہیں۔

ہم جو غیر مسلموں پر اعتراض کرتے ہیں کہ وہ خدمت خلق کے کاموں کی آڑ میں تبلیغ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں لیکن ہم یہ کام کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں تو قرآن مجید میں اللہ رب العالمین نے تالیف قلب کے ذریعے دعوت دینے کا حکم دیا ہے۔ ہم اس بات کا ارادہ کریں کہ ہم:

☆ ضرورت مند بے سہارا لوگوں کی مدد کریں گے۔

☆ لڑائی جھگڑا ختم کرنے میں پہل کریں گے۔

☆ قومیت پرستی نہیں کریں گے۔ ☆ اکابر پرستی نہیں کریں گے۔

☆ مسلک پرستی نہیں کریں گے۔ ☆ تنظیم پرستی نہیں کریں گے۔

☆ دوسروں کی رائے کا احترام کریں گے۔

☆ انسانوں کی خدمت بے لوث اور بے غرض ہو کر بلا تفریق مذہب وقوم کریں گے۔

☆ اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو علم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

غیر مسلموں پر ہم ایک اعتراض یہ بھی کرتے ہیں کہ وہ لوگ بہت منظّم ہو کر کام کرتے ہیں۔ جبکہ ہمیں دین اسلام نے ہر کام میں نظم وضبط کا حکم دیا ہے۔

اس وقت ہمارے معاشرے میں مختلف قسم کی گمراہیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ مختلف قسم کے خطرناک وائرس ہیں جو مسلمانوں کے ایمان کو لوٹنے کے لیے پھیلے ہوئے ہیں۔ مثلاً فتنہ قادیانیت، فتنہ بہائیت، فتنہ الحاد، فتنہ انکار حدیث وغیرہ وغیرہ۔

تمام پرانے مذاہب والے ہوں یا جدید فتنوں کے شکار مریض سب کو دعوت دینے میں ایک بات کا ہمیشہ خیال رکھیں گے۔ محبت ونرمی، خدمت اور مسلسل پُرحکمت دعوت الی اللہ دیتے رہیں گے۔

میرے بھائیو! کسی بھی گروہ میں دعوت کا کام کرنے کے لیے کسی گروہ کے عقائد، عبادات اور معاملات کو گہرائی سے پڑھیں، سنیں اور سمجھیں، پھر کام شروع کریں۔ کسی بات پر گفتگو کرنا مشکل نظر آ رہا ہو تو کیس خراب کرنے کی بجائے اُس کے متعلقہ ماہر کے پاس بڑی حکمت سے ریفر کر دیں۔

علم وحکمت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ علم یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ کیا کہنا ہے اور حکمت یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ کب کہنا ہے۔ برائی، بے حیائی، کفر وشرک کو اگر قتل سے ہی روکنا ہوتا تو کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار اتنے پیارے وجود محنتیں اور مشقتیں نہ کرتے، بلکہ ایک ہی جلاد دھرتی پر اُتار دیا جاتا۔ کوئی چیز کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو لیکن وہ تعارف کی محتاج ہوتی ہے۔ اس کی خوبیاں بتانے والے قابل ترین لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ سست اور فرض ناشناش لوگ

نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ مسلمانوں میں جب تک تبلیغ کا جذبہ زندہ تھا، اُمت زندہ تھی۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین کا کامیاب دور دیکھیں جب یہ جذبہ سرد پڑتا گیا تو مسلمانوں کا اخلاقی اور دینی اثر ختم ہوتا گیا۔ پھر انہوں نے سیاسی میدان میں بھی مار کھانا شروع کر دی۔ مسلمانوں نے پرانے مذاہب کے افراد اور اپنے اندر کے گمراہ افراد اور گروہوں کی گمراہی دور کرنے کی سعی ترک کر دی تو نتیجہ یہ نکلا کہ خود ان فتنوں کا شکار ہونے لگے۔ داعی اُمت مدعو بن چکی ہے۔

## داعی کے اوصاف

رزق حلال کا اہتمام، اخلاص نیت، فرائض کا اہتمام، میٹھی زبان، اعلیٰ اخلاق ٹھنڈا دماغ، عہدہ، منصب اور ناموری سے بچنا، نرم دل، گہرا فہم، مضبوط ایمان، تعلق مع اللہ، عمل سے پہلے علم، اپنے مدعو کی خیر خواہی چاہنا، صبر، ترش روی سے بچنا، اپنے علم پر تکبر سے بچنا، تواضع میل جول ٹھیک رکھنا، اصلاحی تعلق، سب سے پہلے مرض کی تشخیص مشترکہ نکات سے دعوت کی ابتدا کرنا

☆ اپنے مدعو کے ذاتی مسائل میں دلچسپی لے کر اس کا حل پیش کرنا۔

☆ داعی کا اجر اللہ کے ذمے ہے مخلوق سے اُمید نہ لگائے۔

☆ گنہگار کی بجائے گناہ سے نفرت ہو۔

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر انبیائے کرام کی اہم صفات بیان ہوئی ہیں۔

(أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ) (سورہ اعراف، آیت (68)

ترجمہ: ”میں تمہیں رب کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفار کے ساتھ خیر خواہی، ان کی ہدایت کے لیے بے چینی، کڑھن اور تکلیف اُٹھانے کی کیفیت قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کی ہے۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلٰى آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهٰذَاالْحَدِيثِ أَسَفًا (سورۃ الکھف، آیت (6)

ترجمہ: اچھا تو اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کھو دینے والے ہو، اگر یہ اس تعلیم پر ایمان نہ لائیں۔“

**دوسری جگہ فرمایا:**

(لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ) (سورۃ الشعراء، آیت (3)

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اس غم میں اپنی جان کھو دو گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔“

اگر میرے ایمان اور میری عبادات سے میرے اخلاق اور معاملات ٹھیک نہیں ہو رہے تو مجھے اپنے اوپر غور کرنا ہوگا۔

اصل میں معاملات اور اخلاق کو بہتر کرنے کا ذریعہ عبادات ہیں جو خوش قسمت، عقل مند، مومن اپنی زندگی کے مشن کو سمجھ لے اور دعوت دین کا فریضہ سرانجام دینے کا عزم کر لے اُس کو پہلا قدم خود اپنی اصلاح کا اُٹھانا پڑتا ہے۔ جب تک خود ہمارے اندر خاص صفات پیدا نہ ہو جائیں، توقع نہیں کی جا سکتی کہ ہم دوسروں کے دل بدلنے کا ذریعہ بننے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ یہ مطلوبہ صفات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ صفات جو کسی انسان کو ذاتی طور پر نیک بناتی ہیں اور دوسری وہ جو اسے اس قابل بناتی ہیں کہ وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر چل سکے اور ان کے خیالات پر اثر انداز ہو سکے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو شخص ذاتی طور پر بہت نیک ہو وہ لازماً ایک اچھا داعی بھی ثابت ہو سکے۔

مثلاً! ایک شخص بہت بڑا دیانتدار اور امین ہے مگر ساتھ ہی انتہائی غصیلا بھی ہے اور ذرا ذرا سی خلاف طبع بات پر ناراض ہو کر دل میلا کر لیتا ہے، اسی طرح ایک شخص انتہائی سچا ہے اور جھوٹ کے قریب بھی نہیں پھٹکتا، مگر زبان کا کڑوا اور مزاج کا سخت ہے۔ سچ بولتے ہوئے بھی ایسا انداز اختیار کرتا ہے جو دوسروں کے سینے کو چھلنی کر دے۔ آزمائشوں کو سہنا صبر اور حوصلے کے ساتھ چلنا۔ لہٰذا اچھے داعی بننے کے لیے ضروری ہے کہ جہاں ایک طرف انسان ذاتی طور پر نیک ہو وہاں دوسری طرف اس میں وہ صفات بھی موجود ہوں جو اسے اس قابل بنائیں کہ وہ دعوت الی اللہ دے سکے۔

حضور نبی کریم رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وحی کی روشنی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مکمل مفصل ایک ایسا نظام دیا جس کی مثال تاریخ انسانی میں ملنا مشکل ہے۔ جمادات، نباتات اور حیوانات کے حقوق کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کے حقوق بھی بیان فرمائے۔

آج دین دشمن گروہوں کا سب سے بڑا ہتھیار جس سے وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہے مسلمانوں کی آپس میں مخالفت اور جلد بازی میں ایک دوسرے کو گمراہ اور کافر قرار دے دینا۔

داعیان کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ عام مسلمانوں میں اتنا علمی لیول قائم کریں کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں ہے تاکہ کوئی مداری انہیں اسلام کے نام پر بہکا کر نہ لے جائے۔

موجودہ حالات بتا رہے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت جیسے مقدس موضوع کو فرقہ واریت کا رنگ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس مقدس موضوع کو متنازع بنایا جا رہا ہے جو تمام فرقہ واریت سے بالاتر موضوع ہے اور سب سے بڑھ کر اتحاد امت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس وقت بہترین طریقے سے دعوت الی اللہ کا کام ہی ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔ دین اسلام میں کسی کو جبری داخل کرنے سے اللہ ربّ العالمین نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ہمارے ذمے بہترین انداز سے پیغام کو پہنچانا ہے، منوانا نہیں ہے۔

دعوت کے میدان میں آپ کو ایک تو پیدائشی قادیانیوں سے واسطہ پڑے گا، دوسرا وہ لوگ ہوں گے جو از خود تحقیق کر کے اور قادیانیت کو اسلام سمجھ کر شامل ہوئے ہیں۔ پیدائشی قادیانی ہوں یا بعد میں شامل ہونے والے قادیانی، دونوں اپنے آپ کو بہترین اسلام پر سمجھتے ہیں۔ وہاں کیونکہ وہ اسلامی عبادات کرتے ہیں جس کی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ اس لیے انہیں حکمت کے ساتھ عقائد کی خرابیاں بتا کر صحیح عقائد کی طرف دعوت دیں گے۔ اسی طرح دیگر گمراہی کے شکار مریضوں کا علاج کریں گے۔

★......★......★

ابو مروان

# من الظلمات الی النور

## عظیم خوشخبری

’’قادیانی ہیڈ کوارٹر چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں (2) قادیانیوں کا قبول اسلام‘‘

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مورخہ 23 جنوری 2026 کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نومسلم بھائی علی حسن کے ہاتھ پر (2) قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ ماشاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

**احباب خیر متوجہ ہوں**

**مدرسہ ختم نبوت، جامع مسجد احرار چناب نگر**

میں جدید وضو خانوں اور طہارت خانوں کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے

پہلا لنٹر ڈلنے والا ہے۔

پہلی منزل تک کا تخمینہ تقریبا 70 لاکھ کے قریب ہے۔

علاوہ ازیں 20kv سولر سسٹم کی شدید ضرورت ہے جس میں سے اب تک 10kv کا انتظام ہوا ہے

احباب خیر توجہ فرمائیں اور اس میں حصہ شامل کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

**برائے رابطہ: سید عطاء المنان بخاری 0301-7181267**

مبصر: مفتی نجم الحق

**نام کتاب: "مكانة الصحابة العظماء بمنظار الشريعة و اهلها"**

**مصنف: مولانا محمد نافع رحمہ اللہ** **ضخامت: 86**

**مرتب: عثمان علی** **ناشر: رحماء بينهم ٹرسٹ** **سن اشاعت: 2025ء**

عصر حاضر کے نامور محقق اور عالم دین حضرت مولانا محمد نافع رحمہ اللہ تعالی اور ان کی گراں قدر علمی وتحقیقاتی تصانیف کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ حضرت والا نے ساری زندگی تصنیف وتالیف کے ذریعے دین کی خدمت کی۔ حضرت نے آخری عمر میں اپنے زندگی بھر کے مطالعہ اور ورق گردانی کے نتیجے میں عظمت صحابہ کے حوالے سے چند سنہری گوشوں مثلاً حجیت صحابہ، عدالت صحابہ، اتباع خلفائے راشدین، مشاجرات صحابہ اور ان کا حکم اور صحابہ کرام کے عمومی فضائل پر اپنی طبعی ذوق کے مطابق مستند ماخذ سے قیمتی مواد اکٹھا کیا تھا۔ آپ علیہ الرحمہ ان مضامین کو "فوائد نافعہ" کا حصہ سوم بنانا چاہتے تھے لیکن جسمانی معذوری کی وجہ سے یہ مضامین خود ترتیب نہ دے سکے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے اپنے لائق شاگرد ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ سے ان مضامین کو مرتب کرنے کی فرمائش کی۔ انہوں نے ان مضامین کا اکثر حصہ حضرت والا کی زندگی میں مرتب کر کے حضرت کو دکھایا۔ حضرت نے ضروری اصلاح فرمائی لیکن حضرت والا کی زندگی میں یہ کام مکمل نہ ہو سکا۔ حضرت والا کی وفات کے بعد سن 2016 میں یہ مضامین "عظمت صحابہ کرام" کے عنوان سے شائع ہوئے اور عوام وخواص میں مقبول ہوئے. حضرت والا کی زندگی کے آخری دور میں علمی وتحقیقاتی ادارہ "رحماء بینہم ٹرسٹ" قائم ہوا جس کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد حضرت والا کی گراں قدر تصانیف کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنا تھا، اس ادارے سے حضرت والا کے پوتے حضرت مولانا عثمان علی صاحب نے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام **مكانة الصحابة العظماء بمنظار الشريعة و اهلها** رکھا. ادارہ نے اس کتاب کو بہترین انداز میں شائع کیا ہے۔ اللہ تعالی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔

# اخبار الاحرار

## یوم تاسیس احرار کے اجتماعات و مرکزی تقریب پرچم کشائی

اللہ رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں ہم فقیر جتنا بھی شکر بجالائیں وہ یقیناً کم ہے کہ اس ذات باری تعالیٰ نے ہمارے بزرگوں کو خالص دینی و دعوتی جدوجہد کیلئے آج سے 95 سال قبل برصغیر پاک و ہند میں جماعتی نظم کے تحت کام کرنے کی توفیق بخشی، اور آج ہم اسی جدوجہد کو جاری و ساری رکھتے ہوئے اپنی جماعت، مجلس احرار اسلام کا 96 سالہ یوم تاسیس 29 دسمبر 2025ء کو بفضلِ ربی منا چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت جب تک ہم زندہ ہیں اور ہماری سانسیں باقی ہیں، ہمیں وطن عزیز پاکستان میں حکومت الٰہیہ کے قیام، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، قانون ناموس رسالت کی حفاظت، دفاع ازواج واصحاب رسول، وطن عزیز پاکستان کی نظریاتی اساس و شناخت اور اس کی جغرافیائی سرحدات کی حفاظت، اس کی تعمیر و ترقی اور سلامتی و استحکام کیلئے مزید مؤثر و مثبت انداز میں کردار ادا کرنے کی ہمت و توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

جماعت کی روایات کے مطابق ملک بھر میں 29 دسمبر 2025ء کو ملک بھر میں اجتماعات احرار اور پرچم کشائی تقاریب منعقد کی گئیں۔ جبکہ ملتان مرکز احرار، جامع مسجد ختم نبوت، دار بنی ہاشم ملتان میں مرکزی تقریب پرچم کشائی منعقد کی گئی۔ جس میں قائد احرار، نواسہ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل بخاری (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان) مولانا سید عطاء المنان بخاری (مرکزی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) جناب ڈاکٹر محمد آصف (مرکزی نائب ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور احرار کارکنان سے خطاب فرمایا۔ سید محمد کفیل بخاری نے مرکزی تقریب پرچم کشائی پر اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ دینی مدارس وطن عزیز پاکستان کی نظریاتی سرحدات کے محافظ اور اس میں پڑھنے والے لاکھوں طلباء اس کی نظریاتی اساس و شناخت اور تشخص کے پہریدار و چوکیدار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے تحفظ و دفاع اور ان کی آزادی و خودمختاری سمیت وطن عزیز پاکستان کی تعمیر و ترقی، سلامتی و استحکام کیلئے مجلس احرار اسلام، مجلس اتحاد امت کے اعلامیہ کی مکمل تائید و حمایت کرتی ہے۔ قائد احرار نے کہا کہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی کی صدارت میں تمام مسالک اور مذہبی جماعتوں کے گزشتہ دنوں کراچی میں منعقد ہونے والے مشاورتی اجلاس کا اعلامیہ قوم کی متفقہ آواز ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت، دفاع وطن،

دینی تعلیمات کے فروغ اور مدارس کے تحفظ کیلئے مشترکہ جدوجہد جاری رہے گی۔انہوں نے کہا کہ اسلام کی دعوت و تبلیغ اور اس کا نفاذ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے،اور یہی مجلس احرار اسلام کا نصب العین ہے۔احرار انہی مقاصد کے حصول کیلئے اپنی پرامن آئینی وقانونی جدوجہد کے 96 برس مکمل کر چکی ہے،جس پر ہم بارگاہِ رب العالمین میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں،اور عزم نو کرتے ہیں کہ احرار! اپنی منزل کے حصول،یعنی ''حکومت الٰہیہ'' کے قیام تک وطن عزیز میں اپنی پرامن جدوجہد کا سفر جاری رکھیں گے۔انہوں نے کہا کہ احرار کارکن وطن عزیز کے چپے چپے اور قریہ قریہ میں دین مبین کی دعوت وتبلیغ اور وطن عزیز کی تعمیر وترقی کیلئے اپنی تمام تر توانائیوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مزید مستعد ومتحرک ہو جائیں۔قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری نے پہلے وطن عزیز پاکستان کا پرچم لہرایا اور پھر مجلس احرار اسلام کا۔انہوں نے کہا کہ اسلام کی بقاء ونفاذ کیلئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دعوت وتبلیغ کے ساتھ ساتھ بدر واحد اور یمامہ کے میدانوں میں عظیم الشان قربانی دی اور شہادت کے مرتبہ عظیم پر فائز ہوئے۔مرکزی ناظم تبلیغ،مولانا سید عطاالمنان بخاری،ڈاکٹر محمد آصف (نائب ناظم تبلیغ)،مجلس احرار ضلع ملتان کے امیر مولانا محمد اکمل احرار،ضلعی ناظم اطلاعات ونشریات ملتان،محمد فرحان الحق حقانی نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانیت اسلام کیخلاف استعمار کا پیدا کردہ مذہبی بہروپ میں سب سے بڑا ''سیاسی فتنہ'' ہے۔اس فتنے سے مسلمانوں کو خبردار کرنا،ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنا اور قادیانیوں سمیت دیگر غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت حق دینا ہماری دینی وقومی ذمہ داری ہے۔انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام قبول کرلیں اور ہمارے بھائی بن کر اسلام اور وطن عزیز کی خدمت کریں، یا پھر آئین میں اپنی طے شدہ حیثیت کو قبول کریں اور مسلمانوں کا ٹائٹل استعمال نہ کریں۔انہوں نے کہا کہ عالمی استعمار،وطن عزیز پاکستان کے آئین کی اسلامی روح کو ختم کر کے لبرل پاکستان کیلئے دباؤ ڈال رہا ہے۔مجلس احرار اسلام ''لبرل پاکستان'' کیلئے عالمی دباؤ کو یکسر مسترد کرتی ہے۔تقریب پرچم کشائی میں ابومیسون مولانا اللہ بخش احرار (ضلعی ناظم مجلس احرار اسلام ملتان) مولانا مفتی محمد نجم الحق (ضلعی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام ملتان) سعید احمد انصاری،رانا محمد ہاشم علی،شیخ نیاز احمد،ڈاکٹر عبدالغفور احرار،شیخ محمد لقمان منشاد،مولانا سید عطاء المحسن بخاری،رانا محمد عدنان معاویہ،حافظ محمد شاکر خان خاکوانی،ملک محمد عدنان معاویہ درگ،محمد اسماعیل بھٹی،حافظ محمد طارق لنگاہ،مولانا مفتی محمد عمیر احسن،محمد مہربان بھٹی،شیخ محمد مغیرہ،حافظ محمد عاصم احرار،قاری محمد عبداللہ احرار،قاری محمد عرفان رحیم،مولانا محمد کاشف معاویہ،محمد بلال بھٹی،قاری محمد لیاقت احرار،قاری محمد طیب صدیقی،مولانا غلام شبیر برمانی،مولانا محمد سلیمان نعمانی،مولانا عبدالقیوم احرار،محمد عارف شہزاد،مولانا محمد فیصل اشفاق،حافظ عبدالقادر،بھائی محمد عصمت اللہ،مولانا محمد طلحہ مجتبیٰ سمیت کثیر تعداد میں احرار کارکنوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب وشخصیات نے شرکت کی۔

علاوہ ازیں ملک کے دیگر شہروں میں بھی اجتماعات اور پرچم کشائی کی تقاریب منعقد کی گئیں۔ جن میں ایوان احرار مسلم ٹاؤن لاہور میں جناب ملک محمد یوسف، میاں محمد اویس، حاجی ایوب بٹ تقریب سے خطاب کیا۔ چیچہ وطنی میں محترم عبداللطیف خالد چیمہ، حافظ عابد مسعود ڈوگر، محمد قاسم چیمہ نے پرچم کشائی کی۔ چناب نگر میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمود الحسن، مہر ریاض ہرل نے تقریب سے گفتگو کی۔ ضلع راجن پور میں ڈاکٹر محمد عبداللہ، مولانا محمد مدثر، قاری امان اللہ، راشد فرید سکھانی نے کارکنان کے ہمراہ تقریب منعقد کر کے پرچم کشائی کی۔ جامع مسجد سید عطاء اللہ شاہ بخاری ناگڑیاں گجرات میں قاری محمد ضیاء اللہ ہاشمی، ڈاکٹر محمد عارف، لالہ محمد افضل، حافظ محمد سفیان، حافظ عطاء المحسن نے اور گجرات شہر میں قاری احسان اللہ، حافظ محمد کاظم اشرف، چودھری ارشد مہدی نے تقریب پرچم کشائی کا انعقاد کیا۔ سرگودھا میں حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب، ڈاکٹر ظہیر احمد حیدری، مولانا مفتی جنید اسلم نے تقریب سے خطاب کیا۔ گوجرانوالہ میں مفکر اسلام مولانا زاہد الراشدی، حافظ محمد اکمل، مولانا عمر شکیل، الطاف الرحمٰن بٹالوی، خاور بٹ ودیگر نے شرکت کی اور پرچم لہرایا۔ اسلام آباد میں مولانا مفتی تنویر الحسن، مولانا ثانی اثنین، قاری محمد جمیل ودیگر نے شرکت وخطاب کیا۔ تلہ گنگ میں ڈاکٹر عمر فاروق احرار، مولانا تنویر الحسن، مفتی محمد شعیب، مولانا محمد حذیفہ، مفتی محمد آصف، مولانا حنیف صابر، حاجی عبدالرحمٰن نے پرچم کشائی کی۔ چکڑالہ میں جناب عبداللہ علوی، مولانا محمد زبیر، امتیاز حسین، عبدالخالق احرار ودیگر نے شرکت کی پرچم لہرایا۔ جتوئی میں مولانا محبوب احمد، مولانا ولید لغاری، ڈاکٹر ریاض احمد، قاری اللہ بچایا نے تقریب منعقد کی۔ ماہڑہ مظفر گڑھ میں حافظ محمد عمران، جام ابوبکر ودیگر نے تقریب منعقد کی۔ خوشاب قائد آباد میں رانا محمد اصغر فاروقی نے احرار کارکنان کے ہمراہ تقریب کا انعقاد کیا۔ سلانوالی میں قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ نے بسلسلہ تاسیس احرار منعقدہ تقریب سے خطاب کیا۔ کراچی میں شفیع الرحمٰن احرار، قاری علی شیر نے احرار کارکنان کے ہمراہ تقریب کا انعقاد کیا۔ رحیم یار خان میں سید عطاء المنان بخاری، مولانا فقیر اللہ رحمانی، سید محمد ابراہیم شاہ، مرزا محمد واصف، حافظ محمد عاصم، مولوی محمد یعقوب، قاری شبیر احمد ودیگر نے شرکت کی اور پرچم لہرایا۔ کہروڑ پکا میں مولانا ثانی اثنین الحق، کاشف چوہان، خواجہ احتشام، مولانا محمود ریحان ودیگر نے شرکت کی۔ گڑھا موڑ میں مولانا محمد عثمان، ماسٹر محمد اقبال، مستری بشیر احمد، حاجی فقیر محمد، محمد قاسم، محمد عمر، حافظ محمد طاہر، قاری محمد اسماعیل نے پرچم کشائی کی۔ کرم پور میں مولانا محمد عثمان، ماسٹر محمود صاحب ودیگر نے شرکت کی۔ بورے والا میں صوفی عبدالشکور احرار، مولانا عثمان، قاری منصور احمد ودیگر نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ بھی کئی مقامات پر بسلسلہ تاسیس احرار اجتماعات منعقد ہوئے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، وطن عزیز کی سلامتی اور کام کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق منظّم کرنے کے لیے تجدید عہد کیا گیا۔

چیچہ وطنی (پ ر) ملک بھر کی طرح چیچہ وطنی میں بھی 22 رجب المرجب کی مناسبت سے ''یوم معاویہ رضی اللہ عنہ'' منایا گیا، دفتر مجلس احرار اسلام جامع مسجد چیچہ وطنی میں ایک نشست سے مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر جناب عبدالطیف خالد چیمہ اور حکیم محمد قاسم نے خطاب کیا، عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی روشنی میں تمام صحابہ ستاروں کی مانند ہیں اور بخشے ہوئے ہیں، سیدنا معاویہ نے اپنے دور خلافت میں جو چار چاند لگائے اس کی مثال نہیں ملتی، امت تک دین برحق پہنچانے میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اہم کردار ہے، انہوں نے کہا کہ سیدنا امیر معاویہ کاتب وحی اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان بھی تھے، آج بھی خلافت صحابہ کی تقلید میں نظام حکومت آجائے تو پوری دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے، حکیم محمد قاسم نے کہا کہ حضرت سیّدنا معاویہ کا دورِ خلافت پوری امت کے لیے آئیڈیل دور ہے ہماری موجودہ مشکلات کا ایک ہی حل ہے کہ مسلمان خلافت صحابہ کی طرف لوٹ آئیں، مجلس احرار اسلام پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پاکستان میں سب سے پہلے یوم امیر معاویہ ابن امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ نے منایا، اس موقع پر قاضی عبدالقدیر، مولانا منظور احمد، قاری محمد قاسم، حافظ حبیب اللہ رشیدی، قاری محمد سدید، مفتی ذیشان آفتاب، حافظ عمیر معاویہ، حافظ معاویہ سعید، بھائی ریحان ارشد، ماسٹر نسیم اختر، استاد ارشاد احمد، اور دیگر احرار کارکنان موجود تھے۔

### 66ویں سالانہ یوم سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین کے اجتماعات

ایک وقت تھا جب تاریخ کے کذاب راوی، تاریخ ہی کی جھوٹی و من گھڑت روایات کا سہارا لیکر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات و تبراء بازی کیا کرتے تھے، تاریخ کی جھوٹی و گمراہ کن روایات کے سامنے اپنے آپ کو اہل حق کے گروہ کا سپہ سالار کہلانے و لکھوانے کے متلاشی مولوی نما ''سبائی ملاؤں'' نے امیر المومنین، امام المتقین سیدنا معاویہ بن ابی سفیان سلام اللہ علیہم اجمعین کا نام لینے یا پھر رکھنے کو ''کفر و اسلام'' کا معرکہ بنا رکھا تھا، تب خطیب الامت، حضرت امیر شریعت، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بڑے فرزند گرامی قدر، امام اہل سنت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر شاہ بخاری رح نے تاریخ کے مظلوم ترین صحابی، کاتب وحی جناب سیدنا حضرت امیر معاویہ سلام اللہ علیہ کے دفاع اور ان کی پاک و پوتر شخصیت پر ڈالی گئی گرد کو صاف کرنے کا تن تنہا علم و بیڑا اٹھایا۔ جس کی پاداش میں انہیں اپنوں اور بیگانوں نے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا اور بڑے بڑے جغادریوں نے کہا کہ یہ ناصبیت کا پرچار کر رہے ہیں، حالانکہ حضرت شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ نے سبائیت کا پرچار کرنیوالے بہروپیوں کا بہروپ و نقاب اتار کر پھینکا اور جناب سیدنا معاویہ سلام اللہ علیہ سے اپنی اور اپنے خاندان، خانوادہ امیر شریعت کی والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار اور اس کا ڈنکے کی چوٹ پر پرچار کیا۔ جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر میں

سب سے پہلے اپنے بڑے فرزند گرامی کا نام "محمد معاویہ" رکھا۔ اور پھر لوگوں کو یہ نام رکھنے اور اسے قریہ قریہ، بستی بستی عام کرنے کی باضابطہ و باقاعدہ تحریک شروع کی۔ الحمدللہ! آج اس نام "معاویہ" کے لاکھوں لوگ پوری دنیا میں موجود ہیں، جو جانشین امیر شریعت وخانوادہ امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی مقدس جدوجہد کا نتیجہ اور منہ بولتا ثبوت ہے۔ سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے 1961ء میں سب سے پہلے ملتان میں "یوم معاویہ" نہ صرف یہ کہ منانے کا اعلان کیا بلکہ بھرپور و منظّم انداز میں یہ یوم منا کر دکھایا۔ اس سلسلے میں انہوں نے قلعہ کہنہ قاسم باغ میں ایک جلسہ رکھا، اس جلسہ کی پاداش میں ان پر پابندی لگی اور پھر انہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ حضرت شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ نے مشن ''دفاع معاویہ'' کو جاری وساری رکھا۔ مجلس احرار اسلام، تحریک تحفظ ختم نبوت، مجلس خدام صحابہ، تحریک مدح صحابہ، تحریک طلباء اسلام اور شبان احرار اسلام کی اپیل پر ملک بھر میں بلاتفریق مسلک "عشرہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان" علیہم الرضوان دینی جوش وجذبے کے تحت بھرپور انداز میں منایا گیا۔ اہل سنت مکاتب فکر (دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث) کی تمام قابل ذکر چھوٹی بڑی تنظیموں نے خلیفہ ششم، امیر المؤمنین، امام المتقین، قاتل الکفار والمشرکین والسبائیین، خلیفہ راشد وعادل وبرحق، جناب سیدنا حضرت معاویہ سلام اللہ علیہ سے اپنی والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار کرنے اور ان کی پاک ومنزہ شخصیت پر تاریخ کی گرد کو صاف کرنے کیلئے تقریبات و اجتماعات، کانفرنسز وسیمینارز اور کنونشنز کا انعقاد کیا۔ 09 جنوری 2026ء جمعہ کے اجتماعات میں کراچی، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ، نواب شاہ، ملتان، لاہور، چیچہ وطنی، جھنگ، ساہیوال، سیالکوٹ، تلہ گنگ، کبیر والا، چنیوٹ، چناب نگر، سلانوالی، سرگودھا، رحیم یار خان، خان پور، مظفر گڑھ، جتوئی، شہر سلطان، گجرانوالہ، گجرات، ناگڑیاں، چکڑالہ، بہاولپور، لودھراں، وہاڑی، میلسی، کہروڑ پکا سمیت کئی مقامات پر مبلغین احرار نے سیرت وکردار سیدنا حضرت معاویہ بن ابی سفیان علیہم الرضوان کو موضوع سخن بنایا۔ 08 جنوری جمعرات، بعد نماز مغرب، جامع مسجد کرنالوی، مین بازار قاسم بیلہ میں، قائد احرار، نواسہ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل بخاری (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان) نبیرہ امیر شریعت، سید عطاء المنان بخاری، مولانا محمد اکمل احرار، محمد فرحان الحق حقانی، مولانا مفتی محمد نجم الحق، 11 جنوری 2026ء بروز اتوار، بعد نماز مغرب، جامع مسجد ریاض الجنہ، بستی محمد پور گھوٹہ میں مولانا سید عطاء المنان بخاری 12 جنوری 2026ء بروز سوموار، بعد نماز مغرب، جامع مسجد معاویہ میں، مولانا حافظ سید محمد معاویہ بخاری (مدیر ماہنامہ الاحرار ملتان)، بعد نماز عشاء جامع مسجد رحمت اللہ ملتان میں سید عطا المنان بخاری جبکہ 16 جنوری 2026ء بروز جمعہ، بعد نماز مغرب، جامع مسجد معاویہ، محمدی محلّہ، سمیجہ آباد نمبر 01 ملتان میں، نبیرہ امیر شریعت مولانا حافظ سید محمد معاویہ بخاری نے یوم سیدنا معاویہ علیہم الرضوان کی مناسبت سے منعقدہ بڑے اجتماعات سے خطابات کئے۔ الحمدللہ! مجلس خدام صحابہ و مجلس احرار اسلام گزشتہ 66 برس سے اللہ رب العزت کی عطاء کردہ ہمت وتوفیق سے یہ یوم مناتی

چلی آ رہی ہے۔ جس کا باقاعدہ آغاز جانشین امیر شریعت، مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے 1961ء میں کیا اور اس کی پاداش میں جیل بھی کاٹی اور اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے طعن و تشنیع کا نشانہ بھی بننا گوارہ کیا۔ درج بالا مختلف مقامات پر منعقدہ اجتماعات سیدنا معاویہ سلام اللہ علیہ سے الگ الگ خطاب کرتے ہوئے مولانا سید محمد کفیل بخاری (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان) نبیرہ امیر شریعت، ابن ابوذر بخاری، مولانا حافظ سید محمد معاویہ بخاری (مدیر ماہنامہ الاحرار ملتان) نبیرہ امیر شریعت، ابن حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المنان بخاری (مرکزی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے کہا کہ اسلام کی دعوت و تبلیغ سے کفار و مشرکین، یہود و ہنود اور ان کے ہمنواؤں کو شدید ترین تکلیف تھی، ہے اور رہے گی۔ مگر اسلام دعوت و تبلیغ اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے سے پوری دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا چلن ہی پوری امت کیلئے مشعلِ راہ و ذریعہ نجات ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین مبین سمجھنے کیلئے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سیرت کا مطالعہ اور انہیں معیار حق تسلیم کرنا ہوگا۔ دین مبین، وطن عزیز اور آئین پاکستان کے دشمن، اسلام و پاکستان کے کھلے دشمن اور گمراہ ہیں۔ ملتان کے ان اجتماعات میں جماعت کے تمام یونٹوں کے ذمہ داران و کارکنان احرار نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں صحابہ کرام و اہل بیت علیہم الرضوان کے تذکرہ خیر کرتے رہنے کی سعادت نصیب فرماتے رہیں۔ کیونکہ صحابہ کرام و اہل بیت علیہم الرضوان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ہماری بخشش و نجات یقینی ہے۔

قائد احرار، مولانا سید محمد کفیل بخاری (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے یوم سیدنا معاویہ بن ابی سفیان سلام اللہ علیہم اجمعین کے 66 ویں سالانہ مرکزی اجتماع، (منعقدہ جامع مسجد کرنالوی، مین بازار قاسم بیلہ ملتان کینٹ) میں صدارتی و مفصل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ خیر سے ہماری بخشش یقینی ہے۔ صحابہ کرام و اہل بیت عظام علیہم الرضوان کو "سائیڈ لائن" کرنیوالے اپنے ایمان و عاقبت کی فکر کریں۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ جب تک قرآن و حدیث، سنت اور اجماعِ امت پر سنجیدگی کے ساتھ عمل پیرا رہے گی، تب تک " گمراہ کن فتنوں" سے محفوظ رہے گی۔ حضرت قائد احرار، مولانا سید محمد کفیل بخاری نے 66 ویں سالانہ یوم سیدنا معاویہ بن ابی سفیان سلام اللہ علیہم اجمعین کے عظیم الشان اور فقید المثال اجتماع اور تقریری مقابلہ، بعنوان، سیدنا" معاویہ، بحیثیت خلیفہ راشد"، سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سب کے سب راشد و عادل اور برحق ہیں۔ اسوہ صحابہ و صحابیات امت کیلئے معیار حق اور ذریعہ نجات ہے۔ انہوں نے کہا کہ امت، ہر دور میں اجماع امت پر قائم و دائم اور متحد و متفق رہی ہے۔ البتہ فرقے، خود بخود امت اور اسلام سے نکل کر خود کو فرقوں کے " کالم" میں لے گئے ہیں۔ قائد احرار نے کہا کہ دین مبین، تواتر اور تسلسل کے ساتھ امت تک پہنچا ہے۔ صحابہ سب کے سب اللہ رب العزت کے چنیدہ و منتخب کردہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا معاویہ کا" تذکرہ خیر "

زندگی کے آخری سانس تک کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ "نگاہ نبوت" ہی کا اثر ہے کہ "یہودیت و سبائیت" اوران کے فکر ونظر کا پرچار کرنیوالے "سہولت وکاروآلہ کار" آج تک جماعت صحابہ کرام علیھم الرضوان، بالخصوص جناب سیدنا معاویہ سلام اللہ علیہ کی سیرت وکرداراور ولولہ انگیز قیادت وسیادت سے آج بھی لرزہ براندام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یورپ، فرانس، ہندوستان، وطن عزیز پاکستان اور افغانستان تک اسلام، جناب سیدنا معاویہ سلام اللہ علیہ کے دورحکومت وخلافت میں پہنچا۔ مولانا سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ احرار! جناب سیدنا معاویہ کے دشمنوں کو ہرگز معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا معاویہ کی شخصیت، درحقیقت دفاع صحابہ کرام علیھم الرضوان کا پہلا ومرکزی اور بنیادی دروازہ ہے۔ اس دروازے پر چوکیدار و پہریدار بن کے احرار زندگی کے آخری سانس تک بیٹھے رہیں گے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم تبلیغ، نبیرہ امیر شریعت، مولانا سید عطاء المنان بخاری نے کہا کہ دین اسلام، اصلا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اسوہ کا نام ہے۔ دین اسلام، دراصل ذاتی خواہشات وخرافات، بدعات ورسومات کے قتل عام کا نام ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین نیا نہیں، بلکہ پرانا ہی ہے۔ صحابہ کرام علیھم الرضوان کی سیرت وکردار پوری امت مسلمہ کیلئے ذریعہ نجات ومشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عبادت صرف اور صرف وہ ہے جس پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عمل کیا ہے، اس کے علاوہ عبادت کے نام پر جو بھی ہے وہ "ضلالت وگمراہی" ہے۔ مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کے امیر مولانا محمد اکمل، ضلعی ناظم اطلاعات ونشریات محمد فرحان الحق حقانی، سعید احمد انصاری، مولانا مفتی محمد نجم الحق، مولانا محمد فیصل اشفاق، مولانا مفتی محمد اسماعیل عزیز علوی، مولانا محمد ثانی اثنین الحق، مولانا عبدالباسط انصاری سمیت دیگر مقررین نے کہا کہ ازواج واصحاب رسول، بنات رسول اور شعائر اسلام کی حفاظت ودفاع کا مقدس ترین محاذ مجلس احرار اسلام زندگی کے آخری سانس تک اللہ رب العزت کی عطاء کردہ ہمت وتوفیق سے سنبھالے رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان کی سیرت وکردار عالم اسلام کے مسلم حکمرانوں کیلئے مشعل راہ ہے۔ جو بھی مسلم حکمران ان کی پیروی اختیار کرے گا وہ دنیا وآخرت دونوں میں سربلند وسرفراز ہوکر رہے گا۔ یوم سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ علیہ کے اس اجتماع میں زاہد خان لودھی، محمد عباس بھٹی، مولانا محمد طلحہ مجتبیٰ، حافظ عبدالقادر، ملک محمد عدنان معاویہ درگ سمیت مجلس احرار اسلام کے تمام یونٹس کے ذمہ داران وکارکنان، سول سوسائٹی کے افراد واحباب اور کثیر تعداد میں شہریوں نے شرکت کی۔ اجتماع کے آخر میں قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری اور نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان بخاری نے اپنے دست مبارک سے تقریری مقابلہ میں حصہ لینے اور پوزیشن لینے والے طلباء سمیت دیگر شرکاء مقابلہ کو انعامات دیئے۔ 16 جنوری 2026ء بروز جمعہ، بعد نماز مغرب، جامع مسجد معاویہ، محلّہ محمدی، سمیجہ آباد نمبر 01 ملتان میں یوم معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتماع سے نبیرہ امیر شریعت، مولانا حافظ سید محمد معاویہ بخاری نے خطاب کرتے

ہوئے کہا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ حکومت وخلافت، مسلم حکمرانوں کیلئے مثالی وآئیڈیل دور ہے۔ انہوں نے اپنے دورِ حکومت وخلافت میں 64 لاکھ 65 ہزار مربع میل کے رقبہ پر اسلامی سلطنت کا پرچم سر بلند کیا۔ کفر اور کفر نواز قوتوں اور طاقتوں کا غرور سیدنا معاویہ بن ابی سفیان نے خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام کے مسلم حکمران، خلیفہ راشد وششم، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے اسلام کے جھنڈے گاڑ دیں۔ یوم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس اجتماع میں ڈپٹی سیکرٹری جنرل مرکزی تنظیم تاجران جنوبی پنجاب، رانا محمد ہاشم علی، وائس چیئرمین چیمبر آف سمال ٹریڈرز ملتان، ملک محمد طاہر ڈوگر، مولانا محمد فاروق (خطیب جامع مسجد معاویہ سمیجہ آباد) مفتی محمد عدنان کاشف (مہتمم: مدرسہ عبداللہ بن عمر سمیجہ آباد) محمد عمر مغل، مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کے امیر، مولانا محمد اکمل احرار، ضلعی ترجمان احرار ملتان، محمد فرحان الحق حقانی، مبلغ مجلس احرار اسلام، مولانا ثانی اثنین الحق، مبلغ مجلس احرار اسلام، مولانا محمد فیصل اشفاق، ڈاکٹر عبدالغفور احرار، مولانا عبدالحمید احرار، مولانا مفتی محمد عمیر احسن، قاری محمد عبداللہ سمیت احرار کارکنان اور اہل علاقہ نے بڑے ذوق شوق اور مع دوست احباب اس اجتماع میں شرکت کی اور خانوادہ امیر شریعت کے فرد فرید، نبیرہ امیر شریعت، ابن ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حافظ سید محمد معاویہ بخاری سے سیرت وکردار، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین کے مختلف پہلوؤں اور ان کی اعلیٰ و نمایاں ترین شخصیت پر تاریخ کی جھوٹی روایات کی پڑی ہوئی گرد کو علمی ومستند حوالہ جات سے رد کرتے ہوئے سنا اور اپنے دل ودماغ میں پوری جماعت صحابہ بارے مزید عزت واحترام کو پروان چڑھایا۔ آپ کی پر اثر تقریر سے متاثر ہوکر وائس چیئرمین چیمبر آف سمال ٹریڈرز ملتان اور ملتان کی معروف کاروباری، سماجی وسیاسی شخصیت ملک محمد طاہر ڈوگر نے علماء کرام، مشائخ عظام کی موجودگی میں مجلس خدام صحابہ ومجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے عوام الناس کے سامنے یہ قرارداد پیش کی کہ 30 جنوری 2026ء بروز جمعہ، بعد نماز مغرب، مدرسہ عبداللہ بن عمر سمیجہ آباد کے سالانہ اجتماع کے موقع پر، ''البرکہ بیکری والے چوک، اور کپڑا مارکیٹ تا 30 فٹی روڈ'' تک کا نام، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین چوک اور روڈ کے نام سے منسوب کر کے باقاعدہ بورڈ نصب کر دیئے جائیں گے اور اہل سنت مکاتب فکر کے جید ونمائندہ علماء کرام، مشائخ عظام کی موجودگی وسرپرستی میں دعائے خیر کی تقریب منعقد کی جائے گی۔ جس پر تمام شرکائے اجتماع نے ہاتھ اٹھا کر اور بھرپور انداز میں نعرے لگا کر اس ''قرارداد'' کو منظور کیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ رب العزت کارِ خیر کے اس کام کیلئے جناب رانا محمد ہاشم علی، ملک محمد طاہر ڈوگر، کپڑا مارکیٹ سمیجہ آباد کی تاجر برادری، اہل سنت مکاتب فکر کے جید ونمائندہ علماء کرام کو شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے اور یہ نیک کام بخیر وخوبی سرانجام پائے۔ آمین ثم آمین!

## خلیفہ راشد سیدنا معاویہ چوک اور بازار کا افتتاح

مرکزی تنظیم تاجران سمیجہ آباد نمبر 01 کے زیر اہتمام خلیفہ راشد، حضرت سیدنا معاویہ چوک و بازار، کپڑا مارکیٹ کی افتتاحی تقریب میں معروف سماجی و سیاسی شخصیت، جناب ملک محمد طاہر ڈوگر، مرکزی تنظیم تاجران جنوبی پنجاب کے صدر جناب شیخ محمد جاوید اختر، ڈپٹی سیکرٹری جنرل، جناب رانا محمد ہاشم علی، جناب حاجی عبدالرزاق (صدر معاویہ بازار) جناب تنویر احمد گجر (چیئر مین) جناب چوہدری طاہر گجر (سرپرست اعلیٰ) جناب ملک کامران (جنرل سیکرٹری) جناب چوہدری مشتاق، جناب عمر فاروق، جناب رانا جان محمد، عارف وارثی، جناب امام دین چوہان، مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کے امیر، جناب مولانا محمد اکمل احرار، محمد فرحان الحق حقانی، مفتی محمد عدنان کاشف (مہتمم مدرسہ عبداللہ بن عمر) جناب مولانا محمد فاروق (خطیب جامع مسجد سیدنا معاویہ، محمدی محلّہ سمیجہ آباد نمبر 01 ملتان) مولانا عبدالحمید احرار، جناب مولانا مفتی محمد عمیر احسن، مولانا ثانی اثنین الحق، رانا محمد عدنان معاویہ، جناب مولانا حافظ محمد ابوذر، جناب علی مغل، جناب نعیم مغل، جناب عبدالرشید ڈوگر سمیت دینی و مذہبی رہنماء، تاجر برادری، سماجی و سیاسی شخصیات، اہل سنت مکاتب فکر کے علماء و مشائخ عظام سمیت کثیر تعداد میں اہل اسلام و علاقہ نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب کے اس پرمسرت موقع پر مفتی محمد عدنان کاشف نے دعا کرائی جبکہ مرکزی تنظیم تاجران جنوبی پنجاب کے صدر، شیخ محمد جاوید اختر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ معاویہ بازار نزد معاویہ چوک (کپڑا مارکیٹ، سمیجہ آباد نمبر 01) کے تمام تاجران اپنے ویزیٹنگ کارڈ، کیش میمو، لیٹر پیڈ اور دیگر کاغذی و پوسٹل ایڈریسز پر، معاویہ بازار نزد معاویہ چوک کی عبارت کو لازمی تحریر کروائیں۔ جس کی تاجر برادری نے مکمل تائید کی۔ مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کی جانب سے مفتی محمد عدنان کاشف صاحب کو اس تقریب سعید کی سرپرستی و نگرانی اور مکمل تعاون کرنے پر مولانا محمد اکمل احرار نے قصیدہ بہاریہ در شان سیدنا معاویہ کا خوبصورت فریم بطورِ ہدیہ پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام اور بورڈ کی نقاب کشائی کے بعد مرکزی تنظیم تاجران کی جانب سے تمام شرکائے تقریب میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

جمعہ 10 شعبان المعظم 1447 ہجری مطابق 30 جنوری 2026 عیسوی

### مجلس احرار اسلام شعبہ خدمت خلق کے زیر اہتمام

مسلم ہسپتال چناب نگر میں 3 جنوری 2026 کو ماہانہ فری میڈیکل و آئی کیمپ لگایا گیا۔ جس میں شوگر، معدہ، بلڈ پریشر اور الرجی سمیت بچوں کے امراض کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور ادویات شوگر ٹیسٹ اور دیگر طبی سہولیات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ جنرل او پی ڈی: 140، شوگر ٹیسٹ: 25، آئی پیشنٹ: 27 تھے کل 192 مریضوں کو علاج معالجہ و ادویات کی سہولت دی گئی۔

# مسافرانِ آخرت

☆......مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی رحمۃ اللہ علیہ 5 جنوری 2026ء کو انتقال کر گئے۔ ’’اللہ جی، اللہ جی‘‘ یہ وہ جملہ ہے جو میرے شفیق استاذ، استاذ الاساتذہ حضرت شیخ الحدیث مولانا فضل الرحیم اشرفی رحمہ اللہ کی زبان پہ ہوتا۔ اور اس جملے کی ٹھنڈ دلوں میں محبت کا رس گھولتی۔ استاذی المکرّم سے راقم نے ترمذی شریف پڑھی۔ سات سال کا عرصہ جامعہ اشرفیہ میں گزارا۔ آپ کی محبت مثالی تھی۔ حضرت استاذی المکرّم نے تفسیر عثمانی کو تحقیقات تعلیقات اور اضافہ جات کیساتھ شاندار انداز میں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا تو بندہ فقیر بھی اس ٹیم کا حصہ رہا۔ مناجات مقبول اور زاد السعید لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر تقسیم کیں۔ طلبا کیلئے نعمت خداوندی تھے۔ استاد جی کی سرپرستی میں گزرا ایک ایک لمحہ آنکھوں کیسامنے گھوم رہا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تمام علماء وطلباء سے درخواست ہے کہ ایصال ثواب کا اہتمام فرمادیں۔ جزاک اللہ خیرا

(راقم: تنویر الحسن احرار نائب ناظم اطلاعات مجلس احرار اسلام پاکستان)

☆......مجلس احرار ڈی آئی خان کے نائب امیر ملک عاصم عطاء کے ماموں 12 جنوری کو انتقال کر گئے۔

☆......خواجہ محمد عثمان خواجہ محمد نعمان خواجہ محمد حسنین کے والد قدیم احرار کارکن ماسٹر محمد بشیر صاحب مرحوم (ملتان) انتقال 16 جنوری 2026

☆......مجلس احرار اسلام رحیم یار خان کے رہنما سید ساجد شاہ کے تایا جان سید نذیر حسین شاہ صاحب مرحوم، انتقال 17 جنوری 2026ء

☆......ذوالفقار اظہر ڈوگر ایڈووکیٹ اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے 24 جنوری 2026ء کو انتقال کر گئے

☆......مجلس احرار اسلام کے سینئر کارکن و معاون اور عبداللطیف خالد چیمہ کے خالہ زاد بھائی محمد آصف چیمہ صاحب کی اہلیہ، محمد نعمان چیمہ، زین چیمہ، احرار فاونڈیشن چیچہ وطنی کے جنرل سیکرٹری علی چیمہ کی والدہ اور ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ کی بھابھی قضائے الٰہی سے انتقال 26 جنوری 2026ء

☆......قاضی محمد حارث ناظم اجتماع مجلس احرار اسلام ضلع لاہور کے تایا جان 29 جنوری 2026ء کو انتقال کر گئے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ تمام مرحومین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔

بمقام
پریس کلب رحیم یار خان
نزد دعا چوک
مجلس احرار اسلام
ضلع رحیم یار خان
کے زیر اہتمام
بتاریخ
13
فروری
2026
بروز
جمعۃ المبارک
بعد نماز مغرب
ان شاء اللہ
زیر سرپرستی
حضرت مولانا
میاں مسعود احمد
دین پوری
خانقاہ عالیہ
دین پور شریف
محمد طلحہ رحیمی صاحب
روح پرور
سالانہ
عظیم الشان
احرار ختم نبوت کانفرنس
ان شاء اللہ بڑے تزک و احتشام کے
ساتھ منعقد ہو رہی ہے
خطاب خصوصی
نواسہ امیر شریعت
قائد احرار
حضرت مولانا
سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب
حسنی حسینی
امیر مجلس احرار اسلام
پاکستان
مجاہد ختم نبوت
حضرت مولانا
محمد مغیرہ صاحب
حضرت مولانا
سید عطاء المنان بخاری
مولانا
عبدالرؤف ربانی
حضرت مولانا
فقیر اللہ رحمانی
حضرت مولانا
قاضی شفیق الرحمن سراجی
مہتمم جامعہ قادریہ
زیر نگرانی
پیر سید محمد ابراہیم شاہ
امیر مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان
حافظ محمد عاصم کمبوہ
جناب محمد مغیرہ رحیمی چوہان
مجلس احرار اسلام رحیم یار خان
محمد اجمل حیدری علی
خانپور
جناب ہدایت اللہ رحمانی چوہان
حضرت مولانا
مفتی تنویر الحسن صاحب مدظلہ
ڈاکٹر محمد آصف صاحب مدظلہ
مقامی علماء کرام
مفتی عبداللطیف صاحب
قاضی حفیظ الرحمن سراجی
قاضی خلیل الرحمن سراجی
قاری عامر فاروق
قاضی جواد الرحمن سراجی
قاری ظفر اقبال شریف
رياض احمد انوری
قاری ثناء اللہ قصوری
محمد طیب سعید
مولانا خدا بخش سومرو
شبیر احمد بہلوی
حسنین معاویہ
ناصر علیم بھٹی
ڈاکٹر عبدالماجد
سعد اللہ شفیق
پاکستان علماء کونسل پنجاب
مقامی احرار عہدیداران و کارکنان
محمد آصف
محمد یعقوب
عبدالقیوم
کریم اللہ
محمد ساجد
اختیار احمد
محمد عتیق
محمد زبیر
خورشید احمد
محمد حنظلہ
محمد سعد
شبیر احمد
محمد شان شاہ
سلطان احمد
رانا محمد قمر
محمد ندیم
منجانب
شعبہ نشر و اشاعت
مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان
رابطہ
0301- 7660168
0300- 6773206
0303-8659911
ذکا پرنٹرز میلسی
0300-6288071

آیئے! اللہ تعالیٰ سے دعا کے ساتھ سود اور سودی قرض کے خلاف جنگ کا آغاز کریں!

## ادائیگی قرض کی دعائیں

۱)......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

**اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔**

’’الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر دے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔‘‘ (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

۲)......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مقروض ہو گیا تھا۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ کلام سکھلا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا غم دور اور قرض ادا کر دے گا، صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو:

**اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔**

’’اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر و غم سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بچاؤ چاہتا ہوں آپکے ساتھ بخل اور بزدلی سے اور پناہ میں آتا ہوں آپ کی قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے۔‘‘ (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

مرتبہ: مولانا محمد امین مرحوم معلم اسلامیات، فیصل آباد


دعاؤں کے طالب

CARE PHARMACY
کیئر فارمیسی
Trusted Medicine Super Stores
24 گھنٹے سروس
اصلی اور معیاری ادویات کے مراکز

Head Office: Canal View, Lahore

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!
فیصل آباد میں 13 برانچز کے بعد اب 11 شہروں جڑانوالہ، ننکانہ صاحب، شاہکوٹ، کھرڑیانوالہ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ، جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ

آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے سروس